www.emarsiya.com

بعون صانع کون و مکان بفضل خلاق مطلق زمین و آسمان نسخہ

مرثیہ نمبر ۳

مطلع

بخدا مظہر اسرار خدا ہین احمد

بند ۲۵۳

در حال شہادت جناب علی اکبر علیہ السلام

جناب سید محمد افضل صاحب فارغ سیتاپوری مرحوم نے یہ مرثیہ تیسرا سنہ ۱۳۰۰ ہجری مین

تصنیف فرمایا اور در سنہ ۱۳۳۴ھ ماہ شعبان المعظم مین بقلم الطاف حسین اکبر آبادی ملازم

و کارپرداز مطبع کے

مطبع سیتاپور مین بہ اسمائی منشی سلطان احمد و منشی سید ریاض احمد منیجر نے طبع کرایا

۱ مطلع

بخدا مظہر اسرار خدا ہین احمدؐ
مرشد زمرۂ ارباب ہدا ہین احمدؐ
مالک مملکت ہر دو سرا ہین احمدؐ
باعث خلق ورا خیر ورا ہین احمدؐ
جز خدا کون تہا جو ان سے مقدم ہوتا
آپ اگر خلق نہ ہوتے تو نہ عالم ہوتا

۲

ہر سخن وحی خداوند غفور آپ کا تہا
رنج دنیا جسے کہتے ہین سرور آپکا تہا
گرچہ عالم مین بظاہر نہ ظہور آپکا تہا
طور پر جسکی تجلی تہی وہ نور آپ کا تہا
جل گیا کوہ تو جلوے کی حقیقت سمجہے
سرمۂ چشم اوسے اہل بصیرت سمجہے

۳

گرچہ ظاہر ہے کہ ایک عالم جاوید بہی ہے
تن گنہگارون کا لرزان صفت بید بہی ہے
شافع حشر ہین پر آپ تو امید بہی ہے
انبیا نجم ہین آخر کوئی خورشید بہی ہے
یون خبر تہی کہ عیان خلق کا محسن ہوگا
شب کو جسطرح یقین ہوتا ہی کل دن ہوگا

۴

جبکہ امت نہ کسی کی تہی پیمبر تہے آپ
جبکہ ملت نہ کسی کی تہی پیمبر تہے آپ
جبکہ بعثت نہ کسی کی تہی پیمبر تہے آپ
جبکہ خلقت نہ کسی کی تہی پیمبر تہے آپ
جب نبی خلق ہوئے ان سے نبوت پائی
جب ولی خلق ہوئے ان سے ولایت پائی

www.emarsiya.com

مرتبہ نمبر ۳ سید محمد افضل فارغ

www.emarsiya.com

۵

ہر زمانے مین خبر لائے ہین پیہم جبریلؑ
سب کے بعد آئیگا عالم مین دو عالم کا کفیل
اگلے احکام خدا ہین مرے دعوی پہ دلیل
شاہد القول ہین توریت و زبور و انجیل
گر خدا کو نہ ورود ان کا گوارا ہوتا
لوح محفوظ سے قرآن نہ اوتارا ہوتا

۶

وصف قرآن مین بیحد و حساب آپکا ہی
کہین طٰہٰ کہین یٰسین خطاب آپکا ہے
نام ہر بار نہ لین مونہہ سے یہ داب آپکا ہے
ہے ان القاب کا ثانی نہ جواب آپ کا ہے
مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

۷

مومنو حشر مین ہوگا کرم ایزد پاک
حفظ اسماء پیمبر ہین تو کیا ہونگے ہلاک
اُمتی اُمتی فرمائینگے شاہ لولاک
آفرین باد باین ہمت و روحی بفداک
مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

۸

حشر مین ہول قیامت سے جو تھرائینگے سب
شافع حشر مین کس سمت ندا دیگا یہ رب
سب کہینگے یہ لقب کس کا ہی آپ آئینگے جب
مین کہونگا کہ نثار نسب و نام و لقب
مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

www.emarsiya.com

۹

رفعتین آپکی دیکھو تو کہان تک پہونچے
وہ بلندی نہ جہان وہم و گمان تک پہونچے
آپنے واقف ہین کہ جس اوج مکان تک پہونچے
ذہن غیرونکا نہ پہونچیگا جہانتک پہونچے
فہم اعلیٰ کبھی برہان کی محتاج نہین
عقل پست اونکی ہی جو قائل معراج نہین

۱۰

لائے جبریل وہ ڈوبا ہوا زیور مین براق
تہا جو ملتا ہوا حوران سمنبر مین براق
شہسوار آپ سا ٹہرا نہ پہر اوس گہر مین براق
آسمانون سے گذر کر گیا دم بہر مین براق
اوج کرسی پہ وہ نور فلک آرا چمکا
عرش اعظم کا اوسی رات ستارہ چمکا

۱۱

ہر طرف غل تہا کہ فرمان مسرت ہے آج
گہر مین معبود کے سامان ضیافت ہے آج
غیر کا دخل نہ وہان ہوگا کہ خلوت ہے آج
دوست سے دوست ملے گا شب وصلت ہے آج
باغ قدرت تہی وہ جا باد بہاری ٹہری
پاس پردیکے جو پہنچی تو سواری ٹہری

۱۲

السلام اے نبی مرسل و قوسین مکان
جتنے اسرار تہے سب ہو گئے صحبت مین عیان
وہان سے پہر آئے تو زنجیر تہی در پر جنبان
گرم تہا فرش اوسیطرح سے سوئے تہے جہان
ضو تہی اُن قدمونکی رستے مین جو پہیلی نہوئی
اتنی جلد آئے کہ وہ راہ بہی میلی نہ ہوئی

ریزبر ۳ سید محمد افضل فارغ سیتاپوری

www.emarsiya.com

۱۳

حد سے افزون تھا زبس شوق جمال معبود
بھولتے تھے نہ وہ صحبت نبی رب ودود
یک بیک آگیا پھر وصل کا زور موعود
اپنے مبدء کو کیا نور الٰہی نے صعود
شہر و صحرا میں جو ماتم تھا تو غم دریا میں
جا ملا چشمۂ فیضان و کرم دریا میں

۱۴

خانۂ آل نبی میں تھی قیامت برپا
گھر سے باہر نکلتے تھے علی شیر خدا
بین مونہہ ڈھانپ کے کرتی تھیں جناب زہرا
کہتی تھیں پیٹ کے سر وا ابتا وا ابتا
پیارے سبطین رسول عربی روتے تھے
یوں تڑپتے تھے کہ تربت میں نبی روتے تھے

۱۵

فاطمہ قبر پہ کرتی تھیں یہ جانکاہ بیان
چل بسے آپ مجھے چھوڑ گئے بابا جان
اب سنبھلتے تھیں حضرت کے نواسے نادان
روز ڈھونڈھ آتے ہیں گھر سونا ہی مسجد سنسان
ساتھ روتے ہیں مرے شب کو برابر دونو
پاؤں والے ہیں نکل جاتے ہیں باہر دونو

۱۶

مضطرب ہو کے جو لے آتے کو جاتے ہیں علی
کہتے ہیں پیٹ کے سر ہائے ابی ہائے ابی
اب وہیں جائینگے سوئے ہیں جہاں جا کے نبی
باہر آتے تھے جو ہم روٹھ کے اماں سے کبھی
آپ یوں شفقت و الطاف فرماتے تھے
گھر میں تو ڈھونڈھ کے نانا ہمیں لیجاتے تھے

www.emarsiya.com

مرثیہ سید محمد افضل فارغ نیشاپوری

۱۷

کون چیزین ہمین اب دیگا بلا کون
پیار کرنے مین کلیجے سے لگائیگا کون
نت نئی روز کی فرمائشین لائیگا کون
اب جو روٹھین گے تو منت سے منائیگا کون
کیا ہے امان کو کئی دن سے جو رولواتی ہین
چھوڑ لے ہم ابھی نانا کو لیے آتے ہین

۱۸

گھر مین آتے ہین بہت پیار سے جب سمجھا کر
نرگسی آنکھون سے تھمتے نہین آنسو دم بھر
نالہ و زاری و فریاد مین کرتی ہین سحر
کیا کرون کیا نہ کرون ہائے پدر ہائے پدر
بس تحمل نہین صدمون سے بچا لو بابا
دکھ نہ دی بیٹی کو تربت مین بلا لو بابا

۱۹

ہین یہ کرتی تہین زہرا جو بچشم خونبار
کانپنے لگتا تھا سلطان رسالت کا مزار
گھر مین آتے تھے سمجھا کے علی با دل زار
گذرے یون غم مین جو کچھ دن نہ رہا صبر و قرار
اوٹھ گئین کون سی اس گھر کی تباہی نہ ہوئی
انکو دنیا مین پیمبر کی چھ ماہی نہ ہوئی

۲۰

ہائے بچے کئی بن مان کے صغیر اور علی
گھر مین بیٹھے تھے کمر کھول کے خالق کے ولی
ہی غضب اس پہ بھی اندوہ کی ساعت نہ ٹلی
قرق پر حیدر کرار کے تلوار چلی
سر پہ بچون کے تھے سبطین پیمبر باقی
نہ محمد تھے نہ زہرا تھین نہ حیدر باقی

مرثیہ نمبر ۲ سید محمد فصیح

۲۱

جور اعدا کا بزرگون کا الم تنہائی
مل کے روتے تھے بہم درد سے دونو بھائی
اپنا لاکھون مین نہ دیتا تھا کوئی دکھلائی
دوست کرتے تھے دعا بعد جبین فرسائی
دست دشمن سی امان مین انہین دایم رکھنا
یارب ان بھائیون کی جوڑی کو قایم رکھنا

۲۲

گرچہ مان باپ کے صدمون سے کلیجے تھی دو نیم
لیکن اس غم سی بھی نانا کی مصیبت تھی عظیم
برسون رویا کیے یہان تک وہ محمد کے یتیم
آگیا جوش مین بحر کرم رب کریم
دل مین احمد کے تصور نے زبس گھر پایا
لال شبیر نے ہمشکل پیمبر پایا

۲۳

مہروش غنچہ دہن غیرت گل رشک قمر
مایہ صبر و قرار دل پاک شبر
زندگی پھوپھیون کی دم بھائیکا روح مادر
قوت قلب پدر ہوش پدر جان پدر
مونہہ پہ منہ پیار سے شبر نے جو ہنسکر رکھا
نام پر نام علی کے علی اکبر رکھا

۲۴

شہر و اطراف مین پہنچی یہ برابر اخبار
آئے ہین خلق مین ہمشکل رسول مختار
آتے تھے شوق زیارت مین ہزارون دیندار
خالی مسجد کبھی رہتی تھی نہ شہر و بازار
گھر سے فرزند کو سلطان زمن لاتے تھے
روز مسجد مین بھتیجے کو حسن لاتے تھے

www.emarsiya.com

www.emarsiya.com

۲۴

نہر پر فوج شہ عرش وقار آپہونچی
پہلے اسوارون سے ناقون کی قطار آپہونچی
دشت پرخار کے بس جانیکی بار آپہونچی
باغ فردوس کی جنگل مین بہار آپہونچی
جم چلے پاکے نمو تخم ثمر برسون کے
سبز ہونے لگے خشکیدہ شجر برسون کے

۲۵

اوٹھ کے پڑتا تھا درود آل نبی پر کوئی
صدقے پیشانی پہ ہوتا تھا خوش اختر کوئی
چومتا تھا کبھی ہاتھونکو مکرر کوئی
سر کو رکھ دیتا تھا پاؤن پہ جھکا کر کوئی
اہل ایمان انہین سب قدرت داور سمجھے
تھے شاسخ کے جو قائل وہ پیمبر سمجھے

۲۶

سن مین سات آٹھ برس کا جو ہو وہ اونچا
سامنے رکھتے تھے انکھون کے پدر مثل نگاہ
پایا زہراب اجل دلبر زہرا نے بھی آہ
پاس نانا کے حسن بھی گئے انا للہ
روتے روتے لی پاک پہ بیدم بھی حسین
چار ماتم تھے اور ایک صاحب ماتم بھی حسین

۲۷

بعد ان حادثون کے آئی جب انکی باری
کوچ کی پہلے مدینہ سے ہوئی تیاری
گھر مین ایک رہ گئین صغرا کہ وہ تھین آزاری
وقت رخصت تھا الم آل نبی پر طاری
غم نئے روز تھے رستے مین بھی جس جا پہنچے
مختصر یہ ہے کہ مقتل پہ حسین آپہونچے

سر کٹانیکی جو شبیر کی باری آئی

بدلہ رو نمو ہو کے

زید بن ابی محمد افضل فارغ سیتاپوری

سید محمد فضل فارغ سیتاپوری

۲۹

غل تھا ہر سو کہ امام آئے ہدایت کیلئے
دوڑے کوسون سے ہوا کسب سعادت کیلئے
جوشمین نہر پڑی اخذ لطافت کیلئے
نخل اونچے ہوئے جنگل مین زیارت کیلئے
خود قدم لینے کو صحرا سے چرند آنے لگے
سر پہ سائے کو سیلکی ہواؤن مین پرند آنے لگے

۳۰

ایسے ذی روح کہ گھر تھے جنہین مامن اپنے
شوق مین آتے تھے چھوڑے ہوئے مسکن اپنے
غل تھا کہسار مین گو خالی ہین دامن اپنے
بڑھ چلو نذر کو لیتے ہوئے معدن اپنے
سر بکف بہر تصدق ملک و جن دوڑے
خود نچھاور کو زمینون کے خزائن دوڑے

۳۱

فوج ٹھیری تھی کہ ناگاہ ستمگر آئے
صورت مور و ملخ نہر پہ لشکر آئے
یہان کے غازی بھی جو تلوارین پکڑ کر آئے
گھاٹ پر دو بدل کے سخن اکثر آئے
کب ٹھہر سکتے ہین بودے جو دلیران پڑین
تھا یہ نزدیک کہ رویا ہون پہ شیران پڑین

۳۲

بڑھ نہ سکتے تھے جو بے حکم امام دو جہان
کانپتے تھے بہ غضب فوج حسینے کے جوان
ہونٹھ دانتون سے چباتے تھے علی کے دل و جان
برہم اکبر تھے کہ بل کھاتی تھی زلف پیچان
غیظ سے حالت فرزند حسن غیر ہوئی
بچپن آگے سلطان زمن خیر ہوئی

www.emarsiya.com

۳۲

روک کر انکو مخاطب ہوئے اعدا سے حضور
خیریت بس اب اسمین ہے کہ دریا سے ہو دور
نہر لے سکتے ہو تم انسے یہ بیجا ہی غرور
جنگ مہمانون سے پانی پہ زہی فہم و شعور
کون سے جرم پہ نیکون سے برائی ٹھیری
ابھی ٹھہرے نہین دم بھر کہ لڑائی ٹھیری

۳۳

رعب مین آن کے دریا سے ہٹا لشکر شام
لائے ان شیرونکو سمجھا کے ترائی سے امام
آکے برپا ہوئے جلتی ہوئی ریتی پہ خیام
اوترے روتے ہوئے ناموس شہ عرش مقام
اوس طرف نہر پہ سب فوج بد ایمان اوتری
گرد خیمہ کے سپاہ شہ ذیشان اوتری

۳۴

سے یہان تلک تہا
یہان تک تہا یہان تک

۳۵

دوم ماہ محرم کا حال
تیسری کو کئی لاکھ آگئے اور اہل ضلال
آمد شمر سے چوتھی کو ہلا دشت قتال
بھر گئے پانچوین کو فوج سے صحرا و جبال
تھی چھٹی شب کہ در امن و امان بند ہوا
ساتوین کو یہ ہوا۔ آب روان بند ہوا

۳۶

صبح ہشتم سے لڑائی کے پیام آنے لگے
تیر بھی روز نہم سوے امام آنے لگے
آئی دسوین تو جری جنگ مین کام آنے لگے
لاشے اوٹھہ اوٹھہ کے ادہر سوے خیام آنے لگے
اپنے مر جانیکی شادی تو غم جان حسینؑ
مر گئے مار کے لاکھونکو رفیقان حسین

مرثیہ میر سید محمد افضل فارغ سیتاپوری

www.emarsiya.com

مرثیہ نمبر ۳۲ محمد افضل فارغ سیالکوٹ

۳۷

بعد انصار عزیزونکی جب آئی باری
کوچ کی ایک کی بعد ایک نی کی تیاری
ایک کی لاش پہ یہان کرتے تہی حضرت زاری
ایک تہا اذن کا خواہان کہ بڑہ آئے ناری
ایک کہتا تہا وہ پامال ہے لاشہ دوڑو
ایک دیتا تہا صدا گر کے کہ آقا دوڑو

۳۸

ایک مقتول پہ کرتے تہے حرم شیون و شین
ایک عاجل تہا ہمین جانے دو تنہا ہین حسین
ایک سی لپٹی ہوئی کرتی تہین سیدانیان بین
ایک کہتا تہا رضا لیکے بس اب یہان نہین چین
ایک میت پہ بہی رونے نہ کوئی پاتی تہی
ایک لاش اوٹہہ کی نہ جاتی تہی کہ ایک آتی تہی

۳۹

دو پسر مسلم بے پر کے دل و جان عقیل
تین عباس کے بہائی کہ نہ تہا جنکا عدیل
دو قمر بنت علی کے مہ کنعان سے جمیل
لال شبر کے بہی دو اور علمدار جلیل
مر چکے سب نہ رہا کوئی دلاور باقی
رہ گئے آپ حسین اور علی اکبر باقی

۴۰

خیمۂ آل محمد مین بپا تہا کہرام
بین پر بین تہے لے لیکے عزیزونکے نام
شور تہا زمین کہ سید کا کرو کام تمام
مار لو مار لو اب بیکس و تنہا ہین امام
دیر کیون بہر مدد بیٹے کو لے کر آئین
آپ اگر آ نہین سکتے ہین تو اکبر آئین

www.emarsiya.com

۴۱

بولے اکبر کہ خبردار ہو ہم آپہنچے
جلد آمادۂ پیکار ہو ہم آپہنچے
فوج سب لڑنے پہ تیار ہو ہم آپہنچے
لو صف جنگ سے ہشیار ہو ہم آپہنچے
کیا تردد نہ رہا گر کوئی یاور باقی
تو سہی ایک کے تن پر نہ رہے سر باقی

۴۲

اوٹھ کے حضرت یہ پکارے کہ ایدہر آئے آپ
باپ جیتا ہے یہ کیا قصد ہے فرمائے آپ
وقت جانیکا بہی آتا ہے نہ گہبرائے آپ
آپ سے پہلے پدر مرے تو پہر جائے آپ
چاند سے سینہ پہ پہل برچہی کا کہا دونگا
خیر ہی کچہہ علی اکبر تمہین جانے دونگا

۴۳

آکے ہمشکل پیمبر نے پدر سے یہ کہا
دیکہتے ہین یورشین انکی امام والا
عرض اوسے کیا کرے خادم نے تحمل جو کیا
ہمکو مجبور سمجہتے ہین زہے شان خدا
صف نہ دریا کی نہ مقتل کا پڑا ہوتا ہے
دیکہئے تو سہی ایک حملہ مین کیا ہوتا ہے

۴۴

ہم مصیبت مین ہین صدمون مین خرسند ہین وہ
جتنے جرار ہین لاکہون سے بہی کب بند ہین وہ
دکہہ مین جو باپ کے کام آتے ہین دلبند ہین وہ
سر جو قدمون پہ فدا کرتے ہین فرزند ہین وہ
پہلے مرنا نہ ملا لاشہ پہ لاشہ دیکہا
لڑکے بسمل ہوئے اور ہم نے تماشہ دیکہا

محمد افضل فارغ نیشاپوری

www.emarsiya.com

۴۶

داغ اوٹھا کر جنہین حاصل ہوئی مرنیکی مراد
رتبۂ صبر مین وہ درجہ بدرجہ ہین زیاد
تمکو روکا جو بہت اے پسر نیک نہاد
سبکو غم تہا کہ نہ تصویر نبی ہو برباد
جانین صرف اپنی ہون گر ساعت صرف آجائے
صورت مصحف ناطق پہ نہ حرف آجائے

۴۷

موت سے بڑہکے ہے احباب جو تلوارین کہائین
خون ہو جن سے ملا سامنے وہ خون مین نہائین
اپنے ماتم پہ تو چاہا تہا کہ راضی اونہین پائین
پر کسی نے بہی گوارا کیا ہم مرنیکو جائین
عجلتون کا تہا یہ باعث کہ الم مشکل تہا
ایک کو ایک کے مرجانیکا غم مشکل تہا

۴۸

کہکے یہ باپ سے رونے لگے ہمشکل رسول
بولے سینہ سے لگا کر یہ امام مقبول
اتنے بیتاب نہو گر ہوئے مطلب نہ حصول
واقعی جب یہ قلق ہون تو نہ خاطر ہو ملول
یہان وہی سینہ پہ بس صبر کی سل رکہتا ہو
جو کہ آہن کا جگر سنگ کا دل رکہتا ہو

۴۹

اب تلک صبح سے سو بار اجازت چاہی
جوڑ کر ہاتہونکو مرجانیکی رخصت چاہی
گر کے ان قدمون پہ ہمچشمون مین عزت چاہی
سب بزرگون سے سفارش کی اعانت چاہی
خود گئے اور نہ جانا مرا منظور کیا
قسمین دیدیکے نہ کس نے مجہے مجبور کیا

www.emarsiya.com

۴۹

مجھکو کہتی ہو تو مین صبح سے اے ماہ لقا
خود شہادت کی تمہارے لئے کرتا تھا دعا
بولے ہمشکل نبی جھک کے قدم پر کہ بجا
سب یہ ہے آپکا صدقہ جو عزیز اونکو مین تھا
دوست باقی ہے نہ آغوش کا پالا کوئی
اب تو جاؤن کہ نہین روکنے والا کوئی

۵۰

بولے حضرت کہ یہ کیا کہتے ہو قربان پدر
روکنے والے سلامت رہین اے رشک قمر
کچھ تمہین زینب مضطر کے بھی دل کی ہی خبر
شوق سے جاؤ جو مرنیکی رضا دے مادر
یہان ہوس موت کی وہان حد نہین ارمانونکی
مجھکو تو ڈر ہے خدا خیر کرے جانون کی

۵۱

عرض کی آپ مرے حق مین دعا فرمائین
سہل ہو جائین وہ جو مر چلے درپیش آئین
سب رضامند ہون گر شہ کا اشارہ پائین
جو ہو ارشاد بجا آنکھون سے مردم لائین
آپ مختارون کے مختار بہر صورت ہین
یعنی احمد کی جگہ مفترض الطاعت ہین

۵۲

شہ نے فرمایا بہت خوب بہت خوب اے لال
وائے یہ چاند سا رخ حیف یہ اٹھارواں سال
مڑ کے خیمہ کو چلے بادشہ نیک خصال
باپ کے ساتھ بڑھے اکبر خورشید جمال
در پہ سیدانیون کو غم مین کھلے سر دیکھا
گھر مین داخل ہوئے ہنگامۂ محشر دیکھا

www.emarsiya.com

۵۳

کوئی چلاتی تھی مارا گیا فرزند جوان
نوحہ گر تھی کوئی بچو کدھر اب جائے یہ مان
کوئی نالان تھی بہن بھائی کو پاؤنگی کہان
کوئی فریادی تھی والی لحد اب ہے یہ مکان
اک قیامت تھی بپا اہل عزا کے غل سے
سقف خیمہ کی لرزتی تھی بکا کے غل سے

۵۴

شہ نے دی رو کے یہ آواز کہ زینب آئین
کسطرف روتی ہین بانو بھی قریب اب آئین
یہان سے جانا ہو تو کیا جانئے پھر کب آئین
قہر ہے ماتم تازہ کی خبر سب آئین
چین کیا دل کو ہو جب غم سے علاقہ ہوئے
آئین سجاد بھی گر غش سے افاقہ ہوئے

۵۵

سنتے ہی چھوڑ کے ماتم کی صفین آئے حرم
لائین عابد کو بھی روتی ہوئی رانڈین پر غم
بنت زہرا کے جو صدمون سے لرزتے تھے قدم
ہاتھ تھامے ہوئی تھین بانوئے سلطان امم
پیار بیٹے کو کیا لاکھ دعائین دیکر
اشک بہنے لگے بھائی کی بلائین لیکر

۵۶

شہ نے پرسا دیا ایک ایک کو با رنج و محن
پھر یہ زینب سے عجب درد کے فرمائے سخن
بھانجے مر گئے دو غیرت گل غنچہ دہن
روئین کیونکر نہ کہ دل ٹکڑے ہے ناشاد بہن
ہو گئین ضبط سے مرنیکے کنارے زینب
پیٹ لو اوٹھ گئے فرزند ہمارے زینب

www.emarsiya.com

مرثیہ میر سید محمد افضل فارغ سیتاپوری

۵۸

صبح کے ہونیسے آفت مین یہ وقت آیا ہے
چین دم بھر مرے پیارے نے نہین پایا ہے
دن یہ کیسا ہے مقدر نے جو دکھلایا ہے
ہے غضب چاند سا مونہہ دھوپ مین سو نلایا ہے
روئی آنکھون پہ ورم ہے نہ مجھے غم ہوئے
اب نہ اس گھر مین الٰہی کوئی ماتم ہوئے

۵۹

خیر گذری ہوئی باتونکو نہ فرمائیے یاد
مرکے ان قدمون پہ حاصل ہوئی دونونکے مراد
میرا فرزند تو اکبر ہے مین کیون ہون ناشاد
ابتو جلدی دولہن آئے کہ یہ گھر ہو آباد
گرچہ مرتی ہون مگر دل سے نہ غم نکلیگا
انکے سہرے کی تمنا مین نہ دم نکلیگا

۶۰

اتنا راضی ہون کہ کچھ لڑ گئے دریا کے قرین
نام کو گر نہ سکے کھیت کو چھوڑا بھی نہین
کچھ تلاطم تھا سنا ہے متزلزل تھی زمین
کہتے ہین بھاگ کے گر گر پڑے ندی مین لعین
آج مرتے نہ تو کل اپنی قضا سے مرتے
دودھ کرتی نہ بحل مین جو نہ پیاسے مرتے

۶۱

پونچھ کر اشکون کو بولین وہ غلام آپکے تھے
باپ سے بڑھکے حقوق اونپہ تمام آپکے تھے
عزت افزائی کے بچون سے کلام آپکے تھے
بن پڑے کون جو صدقے گئی کام آپکے تھے
شمر زندہ ہے تو لڑنیکا صلہ کچھ بھی نہین
خیر بچے تھے مجھے اونسے گلہ کچھ بھی نہین

www.emarsiya.com

۶۱

شاہ رونے لگے سن سنکے یہ زینب کے کلام
مڑ کے اکبر سے کہا پھر کہ ہے عبرت کا مقام
آپکے پیار نے زینب کا کیا کام تمام
مجکو دھڑکا ہے خدا جانے کیا ہو انجام
دل ہی آگاہ ہی کچھ سامنا جس حال کا ہے
اب تفصیل کا موقع ہے نہ اجمال کا ہے

۶۲

یاس سے رونے لگے سن کے پدر کی تقریر
پھر مخاطب ہوئے زینب سے یہ رو کر شبیرؑ
ہان بہن اب کوئی صدمہ نہ دکھائے تقدیر
پر جو پیش آئی مصیبت ہے کہون کیا ہمشیر
کچھ نکلتا نہین منہ سے ابھی کیا غم ہونگے
خاتمہ جن پہ ہے صدمون کا وہ ماتم ہونگے

۶۳

یہ سخن کہکے جو رومال رکھا آنکھون پر
پڑ گیا شور کہ تو کیجیو خیر اے داور
بولے سجاد سے ایک کاغذ پر خون دیکر
تم اسے پڑھکے سنا دو انہین اے رشک قمر
ضبط کی تاب نہین ضعف توانائی ہے
ہمکو پڑھنے کا نہ یارا ہے نہ بینائی ہے

۶۴

اضطراب حرم پاک کا اُس دم تھا یہ حال
دل تھے سینہ مین طپان طائر بسمل کی مثال
رنگتین زرد تھین وسواسون مین بڑھتا ملال
چپکے پڑھتے رہے سجاد کہ رقت تھی کمال
غم سے حال دل بیتاب و کرگون دیکھا
یک بیک پیٹ لیا سر کو وہ مضمون دیکھا

www.emarsiya.com

۶۵

ہو گیا اہل مصیبت مین تلاطم برپا
کہا بانو نے کہ سجادیہ مان تمپہ فدا
جلد کچہہ مونہہ سے کہو دم پہ بنی ہے بیٹا
خط مدینہ سے تو آیا نہین ہے ہی صغرا
کیا یہ مضمون ہے پہر حال اگر غیر نہین
لوگو تہامو مجہے بیمار کی وہان خیر نہین

۶۶

ہائے صغرا دم رخصت وہ بلکنا تیرا
ہو کے مایوس منہ ایک ایک کا تکنا تیرا
چہوٹے بہائی کے نہ محمل سی سرکنا تیرا
نیمجان ہو کے وہ رونا وہ سسکنا تیرا
منت اکبر کی نہین بہولتی اصلا مجکو
ہاتہہ جوڑے تہے کہ لیجائیو بہیا مجکو

۶۷

بولے منہ پیٹ کے سجادیہ با رنج و الم
والدہ نام ہین کاغذ مین شہیدون کے رقم
گہر مین عباس چچا تک تو ہوئے سب بیدم
آگے لکہا ہے جو کچہہ موت سے بڑہکر ہے وہ غم
کیا بتائین کہ چلی جان ہماری امان
اب تمہارے علی اکبر کی ہے باری امان

۶۸

بس یہ سننا تہا کہ زینب نے ادہر کہا پچہاڑ
دل پہ بانو کے ادہر ٹوٹ پڑا غم کا پہاڑ
کچہہ بن آتی نہین جب ہوتا ہے قسمت کا بگاڑ
پڑ گیا شور کہ دنیا ہوئی بانو کی اوجاڑ
بستی لٹتی ہے کوئی معجزہ دکہلا جاؤ
یا علی شیر خدا بہر مدد آ جاؤ

مرثیہ نمبر ۳ سید محمد افضل فارغ نیشاپوری

www.emarsiya.com

۷۲

شکل بانو کی یہ تھی حال سراپا تغیر
چپ تھی اسطرح کہ سکتہ مین ہو جیسے تصویر
پیارے فرزند سے کہنے لگی شہ کی ہمشیر
مان سے مل آؤ تو پھر جائیو ای ماہ منیر
دل پہ کچھ بنگئی ہے یون کبھی خاموش نہین
اسقدر جوش فلق ہی کہ اوسی ہوش نہین

۷۱

سنکے یہ کانپتی آپ اوٹھین بچشم خونبار
بولین بیٹے سے قریب آؤ یہ پان تمہ نثار
آئے ~~روکر~~ نزدیک تو لین رخ کی بلائین کئی بار
سر کو سینہ سے لگائے ہوئے کرتی ہین پیار
گرچہ حضرت کو بھی صدمہ تھا پہ کم روتے تھے
صبر زینب پہ تمام اہل حرم روتے تھے

۷۰

بال ہاتھون سے لگین نوچنے زینب جسدم
بولے شبیر کہ ہان ہان تمہین زہرا کی قسم
صبر امان کا مگر یاد نہین ہای ستم
جنکے ہمشکل ہین یہ کم تھا کچھ اونکا ماتم
امتحان ہین یہ بہن ہوشمین آؤ زینب
رتبہ صبر نہ رو رو کے گھٹاؤ زینب

۶۹

ہاے اے رشک قمر ہای مرادون والے
ہاے امان کے جگر ہاے مرادون والے
ہائے شیدا اے پدر ہاے مرادون والے
ہاے بن بیاہے پسر ہاے مرادون والے
بیاہ کے جوڑے کو پہنا نہ کفن پہلے پہلے
ہاے موت آتی ہے اس گھر مین دلہن سے پہلے

www.emarsiya.com

۷۳

جوڑ کر ہاتھونکو مان پاس بہی آئی اکبر
گرچہ رو رو کے پکارا پہ ہوئی کچہہ نہ خبر
بڑہکے نزدیک یہ چلائی علی کی دختر
بہا بہی کیا حال ہے مرجاؤگی رو رو کے بہر
اشک بہر آئین تو خالی دل مضطر ہوگا
پہر نہ فرزند کا دیدار میسر ہوگا

۷۴

ہوش مین آکے پکاری مرے پیارے بچے
ہائے اے رشک قمر آنکہون کے تارے بچے
پیاسے دو روز کے دکہہ درد کے مارے بچے
کوکہہ اوجڑتی ہی مری راج دولارے بچے
جاؤ کہوٹی نہ کرو منزل آخر بیٹا
دیر ہوتی ہے خدا حافظ و ناصر بیٹا

۷۵

بس یہ کہتی تہی کہ بانو کو غش آیا ایکبار
آئے پہیلائے ہوئے ہاتہون کو عابد بیمار
چہوٹے بہائی سے وہ ملنا تہا کہ فرزند پیاکار
دونون جانب سے برسنے لگین آنکہین خونبار
ندیان بہ گئین منہ اشکون سے دہوتے دہوتے
ہچکیان دونون طرف بندہ گئین روتے روتے

۷۶

مل کے ہمشکل پیمبر نے جو فرصت پائی
عرض کی اب جو اجازت ہو تو جاؤن بہائی
کیا کہون فوج بڑہ آئی تہی دم تنہائی
شہ نے روکا مجہے بس ذہن مین یہ بات آئی
اب جو ٹہرون نہ ذرا سوء اطاعت ٹہیرے
جاؤن لے اذن تو مرنا نہ شہادت ٹہیرے

www.emarsiya.com

۷۷

ابتو راضی برضا سب نے اطاعت کی ہے رضا
دیر ہوتی ہے تو جرات اونہین پڑتی ہے سوا
ایک وصیت ہے کہ ہم ہوتے ہین بابا بہ فدا
آپ جائین گے وطن وہان جو ملیگی صغرا
کہئے گا موت سے آنیکی اجازت نہ ملی
خط بہی لکہین تمہین اتنی ہمین مہلت نہ ملی

۷۸

سنکے یہ رونے لگے حضرت سجاد نحیف
حق کو سونپا یہ کہا رو کے بآواز ضعیف
پہنی اکبر نے وہ پوشاک جو تہی سب مین لطیف
دوہرے ہتہیار سجے لیچلے باہر تشریف
پیٹتے سینہ و سر اہل حرم ساتہہ چلے
دل سنبہالے ہوئے سلطان امم ساتہہ چلے

۷۹

کیا بیان رخصت اکبر کا ہو ڈیوڑہی کے قرین
وہ تلاطم تہا کہ یارائے رقم جس کا نہین
شور سا شور تہا ماتم مین کہ ہلتی تہی زمین
خوف تہا خیمۂ عصمت نہ اولٹ جائے کہین
باپ کے ساتہہ بڑہے ماتمی صف سے نکلے
ساتہہ خورشید و قمر برج شرف سے نکلے

۸۰

دی یہ غازی نے صدا کوئی ٹکاور لائے
سج کے خدام فرس جلد بڑہا کر لائے
تاب اس داغ کی دل باپ کا کیونکر لائے
اشک آنکہون مین امام دوسرا بہر لائے
اتنا بولے کہ پدر کا بہی ذرا دہیان رہے
خیر جاتے ہو تو اللہ نگہبان رہے

ف کیا بیان آخری رخصت کا ہو ڈیوڑہی کے قرین۔

www.emarsiya.com

۸۱

کر کے تسلیم فرس پر وہ غضنفر بیٹھا
تخت زرین تھا وہ زین خسرو خاور بیٹھا
باگ اوٹھانا تھا کہ سکہ یہ ہوا پر بیٹھا
اوٹھ کے پالون سے غبار اوج پہ جم کر بیٹھا
اس سے مطلب تھا کہ جب گشت کا ہنگام آئے
تنگ ہو گر یہ زمین تو وہ زمین کام آئے

۸۲

وہ سبک خیزی رہوار وہ اسوار کی شان
رخ پہ لہرانے مین وہ کاکل طرار کی شان
ضو وہ پیشانی کی وہ روئے ضیا بار کی شان
ساری شانون سے جدا حیدر کرار کی شان
بل ہین ابرو پہ نو گیسو ہین معنبر دونون
ایک پیکر مین ہین یہان احمد و حیدر دونون

۸۳

کیا فرس تھا کہ سب انداز تھے پیارے اوسکے
ماہ و خورشید سے اعلیٰ تھے ستارے اوسکے
خود ملک کرتے تھے گردون سے نظارے اوسکے
وہ تڑپنا وہ جھپٹنا وہ طرارے اوسکے
ٹھہری رفتار بھی تیزی سے نہ خالی ٹھہری
ساتھ جو باد جنوبی تھی شمالی ٹھہری

۸۴

معجزہ تھا وہ دم اوس رخش کا بھرنا کیسا
باد پیما کا قدم خاک پہ دھرنا کیسا
زور مین اوج پہ جاتا تھا ٹھہرنا کیسا
سم سمیٹے تھا کہ رستے مین اوترنا کیسا
اونکی کیا جست یہ ہین ضیغم و آہو جیسے
سن سے نکلا ہوا جاتا کوئی جادو جیسے

فرید ہمر ۳ سید محمد افضل فارغ سیتاپوری

www.emarsiya.com

۸۵

یون رقم وصف سراپا ہو کہ تصویر بنے
خود بہ خود صورت جان و دل شبیر بنے
صاف صفحہ کی ضیا چہرے کی تنویر بنے
بیلین جدول پہ کہچین زلف گرہ گیر بنے
ہو عبارت سے بہی شان رخ و کاکل پیدا
خط گلزار مین جیسے گل و سنبل پیدا

۸۶

ای زبان معجزۂ سحر بیانی دکہلا
ای سخن صورت زیبائے معانی دکہلا
ای قلم صنعت صد خامۂ مانی دکہلا
ای بیان لمعۂ طور ہمہ دانی دکہلا
غش ہون سب دید کے مشتاق وہ جلوہ نکلے
پہر نہ غیرون کے نکالے کوئی نقشہ نکلے

۸۷

تہم کے تکبیر کا نعرہ جو کیا ہارن کانپا
نخل تہرائے جبل گونج اوٹہی بن کانپا
ہل گیا آب روان دشت کا دامن کانپا
ہٹ گیا چند قدم لشکر دشمن کانپا
دور تر غلغلۂ مجمع مردم پہونچا
پچہلی صف تک صف اول کا تلاطم پہونچا

۸۸

زمین ہلچل ہوئی ناگہ کہ عقاب آپہونچا
ضیغم بادشہ عرش جناب آپہونچا
رخش آیا کہ شریرون پہ عذاب آپہونچا
پیچہے رہ رہگئی صرصر یہ شتاب آپہونچا
کون دے ساتہ جب اس اوج کو پایہ پہونچا
راہ بے راہ بہٹکتا ہوا سایہ پہونچا

www.emarsiya.com

۸۹

وقت تحریر ہو دل جمع نقیضین سے شاد
ظلمت و نور سحر ہو کوئی کچھ کم نہ زیاد
دونو وقتونکی طرح صفحہ سے مل جائے مداد
دیکھین مردم خط روشن کو تو روشن ہو سواد
رنگ ہر سطر کا نایاب نظر آجائے
روشنائی مین سیہ تاب نظر آجائے

۹۰

لو سنو خوبی نوباوۂ بستان حسینؑ
اللہ اللہ زہے یوسف کنعان حسینؑ
صاف تصویر نبی حسن حسن شان حسین
دہوپ مین اور یہ فروغ مہ تابان حسینؑ
رخ پہ جب گیسوے شبرنگ سرک جاتا ہے
تیرگی پا کے قمر اور چمک جاتا ہے

۹۱

یا حسینؑ ابن علی مجھکو طلاقت دیجئے
گنگ ہون نطق عطا کر کے فصاحت دیجئے
خوف دوزخ کا ہی فرمان برات دیجئے
مطمئن ہون سند بخشش جنت دیجئے
دستخط ہو کے ہر اک بند کا رتبہ بڑہ جای
صاد ہو جائے سپیدی پہ سیاہی چڑہ جائے

۹۲

زلف کو سلسلۂ حل مہمات کہون
یا اسے سنبل بستان طلسمات کہون
نکلے اولجھی ہوئی جو منہ سے وہ کیون بات کہون
شب کہون شام کہون عالم ظلمات کہون
گھر ہے یہان رات کا دل ہونیکی امید نہین
رخ کا وہ رخ ہے ادہر پرتو خورشید نہین

مرثیہ نمبر ۳ سید افضل فارغ سیتاپوری

www.emarsiya.com

۹۳

ہم سیہ کاروں کا دل رنج میں شاد اس سے ہوا
ہر جگہ رسم کتابت بمداد اس سے ہوا
آیا جب سورۂ دلیل مراد اس سے ہوا
یہ جو قایم ہے زمانہ میں سواد اس سے ہوا
دہر تاریک ہے کچھ حاجت اثبات نہیں
بالعرض روشنیاں ہیں کوئی بالذات نہیں

۹۴ مثال

رخ سے روشن ہی کہ مہتاب سے ناقص ہے
کہدوں خورشید تو یہ بھی ہے بڑا نقص کمال
روز رہتا ہے عروج اسکو کبھی گاہ زوال
دوپہر کی وہ چمک کیا جسے کہتے ہیں جلال
سامنے شام و سحر نور تو زائل ٹھہرا
ہٹ کی آگے سے تو چمکے وہ مقابل ٹھہرا

۹۵

پر تو رخ کو جو کہتے ہیں سحر کا جلوہ
شاید آنکھوں میں نہو اونکی نظر کا جلوہ
اون پہ روشن ہی یہ جلوہ ہے بشر کا جلوہ
جلوہ طور ہی اس رشک قمر کا جلوہ
چاندنی لیکے عجب نور کا روپ آئی ہے
دھوپ پر دھوپ ہے یا چھاؤں پہ دھوپ آئی ہے

۹۶

ورقم ہوتا ہے اب وصف جبین و ابرو
دیکھو ملتے ہیں بہم بدر و ہلال دل جو
چاند محراب حرم پر ہے یہ غل ہے ہر سو
سطر قرآن ہے رقم چھوڑ کے کچھ صفحۂ رو
یہاں جو منظور ہی سمجھوں تو وہ تحریر لکھوں
لوح محفوظ پہ مو خامہ تقدیر لکھوں

www.emarsiya.com

۹۷

چشم و بینی کی زیارت کو سمجھتا ہوں میں حج
شاخ نرگس پہ ہیں گل واقع امراض و حرج
ہے دو چشمی ہے الف ساتھ تو یے ابرو کج
ہائے یہ حسن یہ دنیا سے نرالی سج دھج
دار صحت ہے مریض آکے شفا پاتے ہیں
یہاں عصا ٹیکتے گردوں سے مسیح آتے ہیں

۹۸

خوشنما لب پہ وہ سبزہ ہی کہ اللہ اللہ
یوں مسیں بھیگی ہیں جنکی لب کوثر کو ہی چاہ
ہے تکلم میں وہ انداز رسول ذیجاہ
مردے زندہ ہوں بتا دیں ابھی ہستی کی جو راہ
ہادی خلقت و جان بخش ہیں کیا کیا اب تک
پوچھو عالم میں تو ہیں خضر و مسیحا اب تک

۹۹

اب لکھوں وصف دہن مخزن اسرار ہی یہ
کچھ معمانہ کھلا ذہن کا اظہار ہے یہ
کام خامہ کا نہیں صنعت پرکار ہے یہ
نقطۂ دائرۂ روئے ضیا بار ہے یہ
چشم افلاک نے دانت ایسے نہ پیارے دیکھے
خواب میں بھی تو نہ یوسف نے یہ تارے دیکھے

۱۰۰

سبزۂ باغ کی مدحت شعرا لکھتے ہیں
خط کو ہم سطح زمرد سے گہرا لکھتے ہیں
جیت اپنی ہے کہ خوبی سے بھرا لکھتے ہیں
بازی ہرتی ہے وہ سبزہ کو ہرا لکھتے ہیں
خط کے آنے سے بزرگوں کا شرف پایا ہے
لو خط سبز میں فرمان خدا آیا ہے

مرتبہ میر سید محمد اکمل فارغ سیتاپوری

www.emarsiya.com

۱۰۱

سبزی اس سبزے کی بالائے ذقن بھی دیکھو
گل شبیر مین ہے رنگ حسن بھی دیکھو
مثل پیدا نہین دنیا کے چمن بھی دیکھو
سیب جنات و گلستان عدن بھی دیکھو
سبز گون ہے ابھی اور وقت فساد آتا ہی
یہ ثمر دیکھئے کیونکر بمراد آتا ہے

۱۰۲

سن لو کانون کی بھی تمثیل کا ہوتا ہے بیان
ورق بدر کے کترے ہوے دو گل ہین عیان
مصحف رخ کے حواشی پہ ہے پارون کا نشان
کس کے یہ گوش ہین مثل انکا ہی عالم مین کہان
پونچھو اون لوگون سے سجدون مین جو سر رکھتے ہین
ہاتھ تکبیر مین کانون پہ بشر رکھتے ہین

۱۰۳

پر صفا آئنہ حسن ہے گردن دیکھو
ذکر کیا دوستون کا صدقے ہین دشمن دیکھو
وہ گلا ہے کہ گل ایسے نہین گلشن دیکھو
روئے مہتاب نظر آتا ہے روشن دیکھو
نور ہے یا مے کوثر ہے بھری شیشہ مین
آفتاب اوترا ہے ساغر مین پری شیشہ مین

۱۰۴

دیکھو ہاتھون کو سنو مدح سرائی انکی
قائل جود و کرم ساری خدائی انکی
پنجے پر نور ہین روشن ہی بھلائی انکی
زر یہ بانٹا ہے کہ رنگت ہی طلائی انکی
صرف کرنا رہ خالق مین ہنر سمجھے ہین
میل ان ہاتھون کا سونے کو بشر سمجھے ہین

www.emarsiya.com

مرثیہ نمبر ۳ سید محمد افضل فارغ

۱۰۵

اسکو سینہ کہون یا حسن کا گنجینہ ہے
دل مقلد وہ اسی کا ہے جو بے کینہ ہے
چست پوشاک مین سینہ ہی کہ آئینہ ہے
پارۂ مہر سے تشبیہ تو پارینہ ہے
نور چہن چہن کے قبا سے ایدہر آجاتا ہے
جلوۂ پردہ قدرت نظر آجاتا ہے

۱۰۶

صدر کو مصدر انوار پیمبر لکہون
لکہون اس سینہ کو جب سینۂ حیدر لکہون
پر فروغ آئنہ صنعت داور لکہون
پر جو یہان حادثہ گذریگا وہ کیونکر لکہون
سانس اندوہ سے سینہ مین اڑی جاتی ہے
نوک برچہی کی کلیجہ مین گڑی جاتی ہے

۱۰۷

اب ہون جو یا کمر ہے وہ کہان کیا لکہون
دیدۂ ذہن سے بہی ہو جو نہان کیا لکہون
بات موٹی ہے جو لکہون رگ جان کیا لکہون
ہو جو معدوم پہر اوس شے کا نشان کیا لکہون
خط موہوم ہے یہ اہل رقم لکہتے ہین
ناف کو قفل طلسمات عدم لکہتے ہین

۱۰۸

پاؤن ایسے ہین کہ مل لیجئے آنکہین چنبر
جو قدم ہے وہ بعینہ قدم خیر بشر
اوجمین عرش کی ساقون سے نہایت برتر
چال مین بہی ہے قدم با قدم اونکے یہ قمر
سطحۂ خاک سے جو تا حد قوسین گئے
یون گئے آپکے پہنے ہوئے نعلین گئے

www.emarsiya.com

۱۱۲

سب پہ روشن ہے جو کچھ بدر مین تلوار چلی
خوف سے بہاگنے والونکو نملتی تہی گلی
عمر کی بہی ہی مبارز طلبی سب پہ چلی
جب پکارا وہ بڑہے تول کے تلوار علی
پہلے جسطرح اونہین خیر بشر نے روکا
آج ہمکو بہی اوسی طرح پدر نے روکا

۱۱۱

کیون قدم جنگ مین حیدر نے نہ کسی گاڑا
ڈہیر مین لاشون کے کتنونکو تو زندہ گاڑا
کوہ تہرا گیا جب سنگ پہ برچہا گاڑا
توڑ کر کفر کو اسلام کا جہنڈا گاڑا
زور بازو نے غضب طرح جدل ڈالی تہی
یون ورا وکٹرا تہا کہ خیبر مین دہل ڈالی تہی

۱۱۰

دیر یہ تہی کہ نہ ملتا تہا ہمین اذن مصاف
کم تہا برچہی سے کہ ہم اور سنین لاف و گزاف
بڑہکے آئین تو سہی سامنے وہ اہل خلاف
کیون مبارز کوئی نکلیگا کہ میدان ہو صاف
یون درشتی کے سخن شیرونکے منہ پر کہنا
اب جو لشکر نہ اولٹ دون تو نہ اکبر کہنا

۱۰۹

چہیڑ کر رخش صبا دم کو پکڑ کر تلوار
یون رجز خوان ہوئے اکبر کہ ہم آئے ہشیار
ہان کدہر غل تہا مبارز طلبی کا ہر بار
صف کہان ہے وہ بڑہے آتے تہی جس سے غدار
کون سے دل مین طلب تہی شہ بی پر آئین
کس رسالے مین یہ غوغا تہا کہ اکبر آئین

www.emarsiya.com

۱۱۳

چمکی لاکھون پہ خدیو ازلی کی تلوار
سکے بٹھلا گئی کیا خوش عملی کی تلوار
ہان یہ تلوار بھی ہے حق کے ولی کی تلوار
لو پھر اب میان سے کھنچتی ہے علی کی تلوار
تشنۂ خون ہے عطش یون ہے کسے برسون کی
پیاس دو دن کی ہمین ہے تو اسے برسون کی

۱۱۴

جب چلے ہاتھ سے ہو ظلم کی کمیتی پامال
سنگ کی اصل نہ کٹنے مین نہ کچھ لوہا مال
تیغین جلجاتی ہین اس برق سے ڈھالین کیا مال
نار خالص سے ہے ناب اسکی ہر ایک مالا مال
دو کرے بدر کو بے چرخ چڑھی پھل اسکے
اپنی ہاتھون کی منجی چوٹین ہین صیقل اسکا

۱۱۵

فوج کیا دہر کو ہم زیر و زبر کر ڈالین
خاک ہو جل کے نظر قہر کی جس پر ڈالین
یون قدم گاڑ کے لڑنیکی بنا گر ڈالین
چھاتیان ٹیک دین کہسار وہ لنگر ڈالین
سب تزلزل سی ہون خنکی کے مکین پانی پر
ڈگمگانے لگے کشتی زمین پانی پر

۱۱۶

زعم گریہ ہے کہ اب بیکس و تنہا ہین امام
تب کہلے صبر و تحمل سے جو فرمائین نہ کام
ہم پہ کیا جسکو رضا دی یہ کیا رو کے کلام
مین نواسا ہون تو یہ امت سلطان انام
رحم اشرار پہ گو جنگ مین دستور نہین
کلمہ گویون کی تباہی مجھے منظور نہین

مرثیہ نمبر ۳ سید محمد افضل فارغ سیتاپور

www.emarsiya.com

۱۱۷

شہ کے ارشاد کا جرارون کو اللہ رے پاس
لڑ سکا اپنی لڑائی نہ کوئی نیک اساس
پہر بہی دم بہر نہین گذرا تمہین کیا کیا ہرا تہاس
ایک دو لاکہہ پہ بہاری تہے جناب عباسؑ
کیون ہزیر شہ مردان کا جہپٹنا دیکہا
زلزلہ رن کا ترائی کا اولٹنا دیکہا

۱۱۸

رحم حضرت کا تو وہ اور تمہاری یہ جفا
کس شریعت مین ستم آل نبی پر ہے روا
گہر مین بلوا کے جگر بند محمدؐ سے دغا
تشنہ لب بیکس و مظلوم گرفتار بلا
گرچہ احمدؐ کی جگہہ خلق کے سرتاج ہین آپ
وقت کی بات ہے پانیکو بہی محتاج ہین آپ

۱۱۹

سنکے اکبر کا رجز سامنے بہاگے بے پیر
راس و چپ والے کمینگاہون مین جا پہنچے شریر
دور جتنے تہے بلندی سے لگانیلگے تیر
یہان بہی کہینچا تہا کہ سر مانگتی اٹہی شمشیر
باگ اوٹہی گہوڑیکی بنکر فرس دوڑی آفت
رخش دوڑا تہا کہ ساتہہ اوٹہکے قیامت دوڑی

۱۲۰

برق تیغون پہ گری ڈہالونکا بادل بہاگا
جا پڑا شیر ژیان فوج کا دنگل بہاگا
گرد اوڑی رن مین زمین چلنے سے مقتل بہاگا
بہاگے نیزے لئے اسوار کہ جنگل بہاگا
صف پیادونکی کٹی تیغ نے آفت ڈہائی
ڈہہ گئی ظلم کی دیوار قیامت ڈہائی

۱۲۱

ہر طرف برق سی شمشیر جری چلنے لگی
جانین لینے کو غضب چال پری چلنے لگی
قعر دوزخ مین سپاہ سقری چلنے لگی
ہاتھ گرمایا ہوا آگ بھری چلنے لگی
سن سے جب صاعقۂ تیغ شرربار آیا
سمجھے ناری کہ سر پر کرۂ نار آیا

۱۲۲

پہلے عیارونکا دل خوف در جانے پکڑا
تھی یہ حالت کہ گلا بڑھکے بلانے پکڑا
تھی بلا مین ابھی ظالم کہ قضا نے پکڑا
روحین بھاگی تھین کہ دوزخ کی ہوا نے پکڑا
سب عذابونکے موکل بھی قریب آ پہونچے
ہاتھون ہی ہاتھ جہنم مین شقی جا پہونچے

۱۲۳

نعرہ شیر سے اسوارون کے گھوڑے پھڑکے
بیمین یون ہل گئے شجار کہ پتی کھڑکے
وہ صدا ضرب کی جیسے کبھی بجلی کڑکے
گردنون پر جو پڑی لاشون پہ لاشے پھڑکے
جا گرے سر تو صدا دور سے اکبار آئی
لو برستی ہوئی تلوار کی بوچھار آئی

۱۲۴

رن سے جب نعرۂ جرار کی آواز آئی
ساتھ ہی شیمۂ رہوار کی آواز آئی
ضربت تیغ شرربار کی آواز آئی
کٹتی تلوارون سے جھنکار کی آواز آئی
آتش قہر مین سر ڈوب تھی کیسا پانی
دھار چھو جانے سے ہو جاتا تھا لوہا پانی

www.emarsiya.com

سید محمد افضل فارغ سیتاپوری

۱۲۵

اون جفاکارون پہ آفت بہی ہے افتاد بہی ہے
لطف ایدہر قادر مطلق کا ہی امداد بہی ہے
یہ پناہ اور یہ سر قبضۂ فولاد بہی ہے
قاف بہی قبضۂ شمشیر مین ہے ضاد بہی ہے
مدعی کا کہین مضمون مین نہ حصہ ہو جائے
پہل کو گر ہائے کشیدہ کہے قصہ ہو جائے

۱۲۶

ایک قیامت تہی بپا گنبد دوار تلے
امن کہسار پہ تہا رین نہ اشجار تلے
جا چہپے تہے جو لعین لاشون کے انبار تلے
لائی موت اونکو بہی سو چالون سے تلوار تلے
پہلے مارا نہ اوسے ڈر سے جو کم بہاگا تہا
پہر کہلا باڑہ کے دورے سے کہ دم دہاگا تہا

۱۲۷

اون پہڑکتے ہوئے جسمون سے جو دم کہنچتا ہے
پہیلتا ہے کبہی گہ کوئی قدم کہنچتا ہے
ہاتہ تلوار کا اس حسن سے کم کہنچتا ہے
خوشخطون سے کبہی جسطرح قلم کہنچتا ہے
مل کے جب کہنچ گئی شمشیر جری چہرون پر
زخم بن بن گئے نون نظری چہرون پر

۱۲۸

ہر طرف غرق بخون ظالم ناپاک ہوئے
دو دو اسوار مع توسن چالاک ہوئے
جب چلی جان سے پابوس وہ سفاک ہوئے
جنکے تن بچ گئے دہڑ سے جگر چاک ہوئے
شور برپا تہا یہ کیا آفت بالائی ہے
تیغ سر پر ہے برش دل مین اوتر آئی ہے

www.emarsiya.com

۱۲۹

تیغ نے کر دیئے بیکار طبق ڈھالون کے
رہ گئے روکنے والون کو قلق ڈھالون کے
کیا صفائی تھی نہ سینے ہوئے شق ڈھالون کے
اوترے کاغذ سے بھی باریک ورق ڈھالون کے
سامنے آ گئے اوس حشر مین افعال اونکے
وہ سیہ کار تھے یہ نامہ اعمال اونکے

۱۳۰

جس نے روکا سپر ظالم غدار کٹی
اوسکی تلوار سے یہ ڈھال نہ زنہار کٹی
پھر جو کی ضرب تو یون تیغ جفاکار کٹی
دھار پر دھار پڑی طول مین تلوار کٹی
یہ نئی قطعہ ہے قبضہ کے نہ سر سے نکلے
پیر کر ہاتھ مین شانے کے اودھر سے نکلی

۱۳۱

ایک کو ایک نے دڑ دڑ کے پکارا کیا کیا
ڈھونڈھتے تھے ستم ایجاد سہارا کیا کیا
کچھ جیالے جو بڑھے جان سے مارا کیا کیا
باڑھ نے موت کے گھاٹ اونکو اوتارا کیا کیا
بجھ گئے آب سے دل آگ کے پرکالون کے
اوڑ گئے اوسکی ہواؤن سے دھوئین ڈھالون کے

۱۳۲

دھرے تھرے جو نکلجاتے تھے جرار کے ہاتھ
دس کے کٹتے تھے گلے پانچ کے سر چار کے ہاتھ
نعرہ زن ہوتے تھے یون کاٹ کے اشرار کے ہاتھ
ہاتھ اب کیا ہوئے روکو مری تلوار کے ہاتھ
روگ اوس بیعت فاسق کا غضب ساتھ لگا
موت کے ہاتھ مین ہاتھ آ گئے یہ ہاتھ لگا

www.emarsiya.com

www.emarsiya.com

۱۳۳

خوف ضربون کا پرے زیر و زبر کرتا تھا
بہاگنا بھولا تھا وہ رخ جو ادہر کرتا تھا
مین بچون فکر یہ ہر بانی شر کرتا تھا
جو یگانہ تھا یگانے کو یگانیکو سپر کرتا تھا
باپ کے دوست نہ بیٹے کی وہ بدبخت ہوئے
دل جو لوہی کیطرح بجہہ گئی کیا سخت ہوئے

۱۳۴

خونفشان تیغ چمکتی ہوئی جب گرتی تھی
منہ کے بل فوج شجاعان عرب گرتی تھی
جوڑ کر ہاتھ صف امن طلب گرتی تھی
ضربتین پڑتی نہ تھین برق غضب گرتی تھی
کم جلا جسنے سپر پہینک دی ہشیاری سے
لال سب آہنین ڈہالین تہین شرر باری سے

۱۳۵

جل کے وہ فرقۂ ناری جو طپان ہوتا تہا
جو وہان ہے وہ عذاب اونپہ یہان ہوتا تہا
بہاگ کر بچگئین روحین یہ گمان ہوتا تہا
جلنے لگتی تہین ہوا پر تو دہوان ہوتا تہا
آگ سی گرم چمک تیغ شرربار کی تہی
لال تہی رنگی زمین آنچ وہ تلوار کی تہی

۱۳۶

برچہیان کیا ہین کہ جب خوف سے برچہی تہرائین
گرز گرتے تہے کہ شق ہو یہ زمین گر تو سمائین
جہک کے جویا تہین کمانین بہی کہ گوشہ کہین پائین
تیر چلاتے تہے چہوٹین تو ہوا پر اوڑ جائین
میان مین چہپتی تہین تیغین اسے لاگ ایسی تہی
منہ پہ ڈہالون کے دہوئین اوڑتے تہی آگ ایسی تہی

۱۳۷

خنجرون پر جو پڑی تیغ زبانین کاٹین
تیر کاٹے کبھی گہ سخت کمانین کاٹین
جھک کے نیزون پہ جو آئی تو بنانین کاٹین
اوٹھ کے پھر سن سے جو نکلی تو سنانین کاٹین
ڈھالین جب کاٹ کے لڑ جاتی تھین تلوارون سے
صاف بول اوٹھتا تھا رن گونج کے جھنکارون سے

۱۳۸

غل تھا باجون مین کہ بھاگو یہ ٹھہرنا کیا ہے
برق وہان گرتی ہے جل کر یہین مرنا کیا ہے
نوبت مرگ ہے باجا تمہین کرنا کیا ہے
خود پہنکے جاتے ہو پھینکو اسے قرنا کیا ہے
دم بخود بوق ہے گرمی غضب اوس آگ کی ہے
بول جب بند ہے شمنا ہے تو کس راگ کی ہے

۱۳۹

کیا سزا اونکو وہ سب اہل وغا پہونچے تھے
رن لرزتا ہے یہ غل تا بہ سما پہونچے تھے
وہان جو لاشے تھے وہ ان لاشون پہ آ پہونچے تھے
سر جو غلطان تھے نشیبون مین وہ جا پہونچے تھے
غرق دریا ہوا جو ظلم کا بانی بہاگا
یون پٹی نہر کہ دو سمت کو پانی بہاگا

۱۴۰

آج مشتاق وغا زور طبیعت دیکھین
برق خاطف ہے مری ذہن کی جودت دیکھین
وادی رزم بلا خیز کی وحشت دیکھین
بند پر بند قیامت پہ قیامت دیکھین
دل پہ دل فوج مین کاٹے ہوئے تلوار کے ہین
جتنے پامال ہین روندے ہوئے رہوار کے ہین

مرثیہ نمبر ۳ سید محمد افضل فارغ

www.emarsiya.com

www.emarsiya.com

۱۴۱

کون پامالون پہ کہاتا ہے ترس لاکہہ جگہہ
نالہ کش ہین وہ لعین مثل جرس لاکہہ جگہہ
ایک ہی وقت مین پہرتا ہی فرس لاکہہ جگہہ
کچہہ عجب ہو تو یہ دعوی ہی کہ دس لاکہہ جگہہ
جلوہ کسجا نہین مانند مہ و خور اوسکا
چشم و دل ہین کئی لاکہہ ایک تصور اوسکا

۱۴۲

زور اوس رخش سے آندہی کا بہی کب چلتا ہے
گرد پاتی نہین کچہہ چال عجب چلتا ہے
ساتھہ پہونچے نہ تصور بھی غضب چلتا ہے
چال کا حال یہ ہے حال سے جب چلتا ہے
دم مین آیندہ زمانے کے اودہر جاتا ہے
پہر پلٹتا ہے تو ماضی سی گذر جاتا ہے

۱۴۳

باگ روکے جو نہ اسوار وہ چلنے پائے
جا کے مغرب سے پہرے دن بہی نہ ڈہلنے پائے
گہیر لے گر تو عدو خاک سنبہلنے پائے
وقت جو ہو وہ نہ کاوے سے نکلنے پائے
اوس جگہہ عالم تصویر کا ہنگام رہے
صبح ہو صبح رہے شام جو ہو شام رہے
شام کو لیکے پہرے دن بہی نہ ڈہلنے پائے

۱۴۴

رخش سا رخش ہے اللہ کی قدرت دیکہو
بیقراری مین تڑپ جانیکی حالت دیکہو
سب ہے رگ رگ مین بہری برق کی عجب دیکہو
جلد و اعضا کی صفا دیکہو لطافت دیکہو
دوڑ کر جسم مین خون لطف نظر دیتا ہے
دل کو راکب کے ارادیکی خبر دیتا ہے

www.emarsiya.com

۱۴۵

دیکھے رفتار جو ہون کبک دری کی آنکھین
حق نے بخشی ہین عجب جلوہ گری کی آنکھین
پائی آہو نے نہ اس خوش نظری کی آنکھین
پتلیان دیکھکے کھلتی ہین پری کی آنکھین
چشم الفت سے نہ کیونکر اسے ہم تم دیکھین
موہنی حور کی آنکھون مین ہے مردم دیکھین

۱۴۶

لو زمین ہل گئی پھر شیر نے نعرہ مارا
نخل تھرانے لگے گونج اوٹھا بن سارا
جنبش نہر سے لہرا گیا سیدھا دھارا
غل نے ٹکرا کے غضب طاس فلک جھنکارا
کانپ کر گاو زمین پشت سمک پر بھاگی
یون ہلا دشت کہ گرداور کے فلک پر بھاگی

۱۴۷

جو بڑہ آئی تھین صفین پشت پہ مڑ کر بھاگین
مچھلیان بحر کی طی کر کے سمندر بھاگین
سب پرندون کی قطارین بھی برابر بھاگین
جتنی روحون کی بھیرین تھین ہوا پر بھاگین
گو بہت آپکو پھر جانب عالم کھینچا
کھولکر مونہہ کو جہنم نے غضب دم کھینچا

۱۴۸

شور تھا آفت نو فوج بد اعمال مین ہے
دل ہلے جاتے ہین جو ہے وہ عجب حال مین ہے
زلزلہ کیسا یہ ہلچل کہین بھونچال مین ہے
تہلکہ حشر کا ہے مختلف اشکال مین ہے
یہان تزلزل ہی مگر زیر زمین گم ہو کر
جا کے نکلیگا سمندر مین تلاطم ہو کر

مرتبہ بمبر ۳ سید افضل فارغ سیتاپوری

www.emarsiya.com

۱۴۹

بڑھ کے ادبار ادھر شام کے کشور مین چھپا
اوٹھ کے پھیلا جو فساد آ کے وہ لشکر مین چھپا
فتنۂ حشر ڈرا دامن محشر مین چھپا
تہلکہ دوڑ کے موجون پہ سمندر مین چھپا
غلغلہ رن کا چہ چرخ برین تک پہونچا
زلزلہ بھاگ کے کوفہ کی زمین تک پہونچا

۱۵۰

تفرقہ سنئے کہ آتش نے حرارت چھوڑی
چار جانب کی ہواؤن نے لطافت چھوڑی
کیا تلاطم تھا کہ پانی نے رطوبت چھوڑی
ہل گیا یون کرۂ ارض کہ قوت چھوڑی
دور مرکز سے ہر ایک شی تھی جو ادراک مین تھی
جاذبہ ارض مین نہ دافعہ افلاک مین تھی

۱۵۱

تھا قیامت سے فزون عالم فانی مین فساد
وہ تزلزل تھا کہ ہلتی تھی زمین کی بنیاد
سب لرزتے تھے اراضی عرب کے اوتاد
دشت تیرہ تھا ہوا تا بہ فلک گرد آباد
نور سمٹا ہوا خورشید کی قندیل مین تھا
دم بخود حشر نہان صور سرافیل مین تھا

۱۵۲

یہ تو آفت ہی ادھر حد سپہ کے کچھ ادھر
غول مین پیرے رفیقون کے ہراسان ہی عمر
گرد ہین فوج کو چھوڑے ہوئے نامی افسر
دست و پا گم کیے قابو مین نہ دل مین نہ جگر
دوڑ کر کہتے ہین اسوار وہ ببر آتا ہے
کان گھوڑون کے کھڑے ہین کہ ہزبر آتا ہے

۱۵۳

مضطرب ہین سپہ شام کے چیدہ سوار
برق سی گھوڑون پہ ایکجا نہین دم بھر بھی قرار
دوڑ کر سوئے یمین جاتے ہین گہہ سوئے یسار
رنکو تکتے ہین بلندی پہ اوڑا کر رہوار
بدحواسی مین کبھی سامنے بڑہ جاتے ہین
پھر جھپٹ کر پسر سعد کے پاس آتے ہین

۱۵۴

پونچھتا ہے وہ خبر جب تو یہ دیتے ہین جواب
دیکھہ عرصہ نہین آیا کوئی دم مین وہ جناب
وہ صفین کٹ گئین کشتون کی وہ مٹی ہے خراب
وہ چلا دوسرے دل پر فرس برق شتاب
غول وہ بھاگے وہ رہوار اونہین گھیرے ہے
فوج پر کیا ترا اقبال بھی پنہ پھیرے ہے

۱۵۵

ناگہان پیک پکارے گئی آگے بڑہ کر
لو خبردار کہ خالی ہوا قلب لشکر
گھوڑے بھڑکین نہ اسی رخ کو ہے ضیغم کی نظر
منتشر جلد ہو بھاگو نہین مجمع بہتر
دیکھو بھر دیگا یہ جا شیر عرین لاشون سے
پٹتی آتی ہے گزون رنکی زمین لاشون سے

۱۵۶

بس یہ سننا تھا کہ ہلچل مین نہ ٹھیرے بے پیر
گھوڑے اوڑ بھاگے ہوا ہو گئے جتنے تھے شریر
دور تر سامنے دیکھا کہ ہے انبوہ کثیر
پھر ادہر پلٹی ہے بھاگے ہوئے لشکر کی بھیر
آگے کھولے ہوئے سوار نشان آتے ہین
پہلوان تولے ہوئے گرز گران آتے ہین

www.emarsiya.com

محمد افضل فارغ

www.emarsiya.com

بکر نام اسکا ہے غانم کا پسر ہے یہ جوان
بڑھکے اتنے مین قریب آگیا وہ پیل دمان
ڈانٹ اسطرح بتائی کہ ڈری بد ایمان
یون پکارا کہ چلا او پسر سعد کہان
فوج بھگوا دی تو لے تجھکو سزا دیتا ہون
پہلے تیغہ کو ترا خون چٹا لیتا ہون

۱۵۹

دیکھکر پہلے تو کانپا عمر بد اختر
پھر یہ مڑکر کسی شاطر سے کہا لا تو خبر
وہ گیا اور پھرا جب تو پکارا بڑھکر
لے امیر سپہ شام مبارک ہو ظفر
دیو آتا ہے نہ عفریت نہ شیر آتا ہے
آج رستم سی جو لڑے وہ دلیر آتا ہے

۱۵۸

طول قامت کہ نہ دیکھے سی رہے تاب شکیب
پاؤن ٹک جائین زمین پر جو نہ رو ہو رکے کیب
وہ فرس اور وہ تن ظالم پر مکر و فریب
قد بڑھائے ہوئے بیٹھا ہے شجر پر آسیب
لاکھ اوڑے گرد قدم خاک نہ سر تک پہنچے
اوٹھکے پہونچے جو بگولا تو کمر تک پہنچے

۱۵۷

سب کے آگے ہے نئی شکل کا ایک دیو مہیب
کوہ تن رخش کی بھی صورت دہیبت ہے عجیب
تند و پر شور شرارت مین شیاطین کا ادیب
موت بھی آئے تو ڈرتی ہوئی سرکش کے قریب
مڑکے تکتا ہے تو سب فوج لعین دبتی ہے
تن کا لنگر ہے کہ سایہ سے زمین دبتی ہے

محمد سید افضل فارغ نیشاپور

www.emarsiya.com

مرثیہ نمبر ۳ سید محمد افضل فارغ سیتاپوری

۱۶۱

سامنے جوڑ کے ہاتھون کو بڑہا وہ مکار
تیغ اوٹھائی تھی مگر پھیر لیا منہ اکبار
پھر کہا تف ہی شجاعت پہ تری اوغدار
ہیز تجھسا کسی لشکر کا بھی ہوگا سردار
بے لڑے یون کوئی کب عربدہ جو بھاگا ہے
فوج تب بھاگی ہی جب جنگ سے تو بھاگا ہے

۱۶۲

دیکھ اب جنگ سمجھ فتح مین عرصہ تھوڑا
جا بلندی پہ کہین رن سے اگر مونہہ موڑا
کہکے یہ غیظ مین شبدیز کو مارا کوڑا
کالی آندہی کی طرح زور مین دوڑا گھوڑا
نعرے کرتا ہوا غصہ مین جو وہ یل پہنچا
غل ہوا زمین گرجتا ہوا بادل پہنچا

۱۶۳

تھم کے اوس دیو نے دیکھا جو ادہر اور ادہر
بھاگے وحشت مین درختون سے پرندے اوڑ کر
بنگیا دشت بلا خیز فسادات کا گھر
دور تک گرد جلی آگ تھی ناری کی نظر
اوس غضنفر کی طرف رخش جو پھر اوڑا
دہوپ پر منہ کی سیاہی سے اندہیرا دوڑا

۱۶۴

وقت وہ ہے کہ ادہر بادشہ عرش جناب
دشت کو تکتے ہین پکڑی ہوئے خیمہ کی طناب
اوس جفاکار کو دیکھا تو نہ باقی رہی تاب
اگر صابر تھے مگر ہو گئین آنکھین پر آب
یون نہ بیٹے کا قلق حال پدر غیر کرے
دل تڑپ کر یہ پکارا کہ خدا خیر کرے

www.emarsiya.com

سید محمد افضل فارغ سیتاپور

۱۶۵

فرط بیتابی سے بڑھنے جو لگے شاہ امم
دی یہ فضہ نے صدا اور سے بصد رنج و الم
آئے جلد قیامت کی گھڑی ہے اسدم
پیٹ کر گھر سے نکلتے ہین بس اب اہل حرم
کیسی فوج آئی ہے وہان شور و ہل کیسا ہے
بنگئی کیا علی اکبر پہ یہ غل کیسا ہے

۱۶۶

گھر مین آپ آئے تو دیکھا کہ بپا ہے کہرام
بولی زینب سے بہن ہے یہ دعا کا ہنگام
پہلوان آیا ہے ایک بکر بن غانم نام
اس لڑائی کا خدا جانے کہ کیا ہو انجام
دل پہ قابو نہین اب درد و الم طاری ہے
لاڈلے لال پہ یہ غم کی گھڑی بھاری ہے

۱۶۷

مڑ کے بانو سے کہا فائدہ رونے سے ہی کیا
حق مین اولاد کے مان باپ کی سنتا ہی خدا
بال تم کھولدو آئی ہوئی ٹلجای بلا
مین عمامہ کو اوتارون کہ یہ ہے وقت دعا
وکہ مین لیتا ہے خبر آپ خدا مضطر کی
رو وہ کرتا نہین مشکل مین دعا مضطر کی

۱۶۸

ساتھ بانو کے جو سیدانیون نے کھولے بال
ہل گیا عرش خدا کانپ گیا دشت قتال
شہ نے عمامہ محبوب خدائے متعال
رکھ لیا کانپتے ہاتھون پہ بصد رنج و ملال
یون دعا کی کہ دعاؤن مین اثر دی یارب
اس لعین پر علی اکبر کو ظفر دے یارب

www.emarsiya.com

۱۶۹

مین یہ کہتا نہین لڑکر نہ شہادت پائے
لیکن
نام کا وقت ہی کچھ نام سے مارا جائے
کب بچے وہ جو ترے شیر سے لڑنے آئے
جب مبارز سے لڑے شان علی دکھلائے
عزم پورا نہو جو اوس یل گمراہ کا ہے
جان لیں سب کہ یہ پوتا اسد اللہ کا ہے

۷۰

یہ دعا کرکے چلے جانب میدان ستم
تھم گئے در کے قریب آن کے سب اہل حرم
بڑھکے بیٹے کو صدا دی کہ یہ کیا ہی اظلم
اب نہ گھبرائیو کچھ ڈر نہین آپہونچے ہم
گر خدا چاہے تو سر تن سے جدا کرتے ہین
تم لڑو فوج سے ہم اس سے دغا کرتے ہین

۷۱

گرچہ عباس کے ماتم مین خمیدہ ہی کمر
دونو بازو بھی ہین ٹوٹے ہوئے ہی رشک قمر
تنمین طاقت نہین قابو مین نہ دل ہے نہ جگر
پھر بھی چاہون تو پہاڑونکا اوٹھا لون لنگر
تم بہت لڑ چکے ہاتھون پہ ورم ہے بیٹا
گو ضعیفی ہے پدر کیا اسے کم ہے بیٹا

۷۲

ہو گئی باپ کی بیتابی پہ اکبر بیتاب
عرض کی رو کے یہ تشویش نہ فرمائین جناب
آنے تو دیجئے آتا ہے اگر خانہ خراب
کچھ تردد نہین حامی ہے جو رب الارباب
جلد جائیگا جہنم مین اگر دیر آیا
بس کوئی دم مین یہ ناری تہ شمشیر آیا

مرثیہ مبرا سید محمد افضل فارغ سیتاپوری

www.emarsiya.com

۱۷۳

ذکر یہ تھا کہ قریب آگیا وہ دیو سیر
مارا چنگھاڑ کے نعرہ کہ ہلے کوہ و شجر
تول کر گرز پکارا کہ بچائے ہوئے سر
دیو سے بھی نہیں اس ضرب کا اوٹھتا لنگر
سارے عالم کو بھگا دوں یہ پیکار مری
لاکھ دو لاکھ پہ کھنچتی نہیں تلوار مری

۱۷۴

دو قلم جڑ سے ہو تیغہ جو شجر پر مارون
دور تک ناف زمین شق ہو سنان گر مارون
کوہ ٹکڑے ہو اگر گرز گران سر مارون
پس کے سر دلو کا سرمہ ہو جو ٹکر مارون
قصر ہل جاتے ہیں دیوارون میں در پھٹتے ہیں
میرے نعرون سے پہاڑون کے جگر پھٹتے ہیں

۱۷۵

سب زمانے کے سلاطین مرا کرتے ہیں ادب
وقت پڑتا ہے جب ایسا ہی تو ہوتا طلب
نسل رستم سے ہوں مخفی نہیں کچھ نام و نسب
پہلوان ہوتے چلے آئے ہیں اجداد میں سب
گیو و گودرز سے قوت میں فزونتر ہوں میں
پور غانم جو سنا ہو وہ دلاور ہوں میں

۱۷۶

قدر کرتے تھے بزرگون کی سلاطین عجم
کون سی جنگ تھی جو فتح ہوئی بے رستم
ہفتخوان کی وہ بلائیں وہ ہر ایک دیو دژم
شاہ کاوس کے آگے کئے سر سب کے قلم
جان دہشت سے کسی گرد میں کب باقی تھی
سلطنت تھی وہی فارس میں جو اب باقی تھی

www.emarsiya.com

۱۷۷

عہد سابق کا ہے پاس ہے منظور نظر
والدہ آپکی ہین شاہ عجم کی دختر
بس مناسب ہے کہ آجائے لشکر مین ادہر
یا سرک جائے لڑنے سے نہ لڑنا بہتر
مین کسیطرح نہ لے فتح و ظفر پلٹون گا
کاٹکر جسم سے شبیر کا سر پلٹون گا

۱۷۸

سنتے ہی کانپ گیا غیظ سے جسم جرار
تول کر تیغ پکارے کہ خموش اے غدار
کیا ترا گرز سنان کیا ہے تری کیا تلوار
کیا تری ڈھال ہے روکیگی جو اوچھا سا بھی وار
چہرے کٹ کٹ کے بگڑ جاتے ہین اشرار کے منہ
تجھسے لاکھون تھے جو نکلے مری تلوار کے منہ

۱۷۹

تو رذائل سے ہی ظالم ترا کیا پاس ادب
نسل رستم سے ہون کرتا ہے یہ اظہار نسب
وہ جری تھا عجمی قوم سے تو ننگ عرب
مضحکے کرتی ہین دعوی پہ ترے بوجہین سب
تیرے اجداد ہین وحشی عربون مین داخل
اولعین ہو نہ پرائے نسبون مین داخل

۱۸۰

کیا وہ رستم کی شجاعت جسے کرتا ہے بیان
ہفتخوان کیا تھا وہ اور کیا وہ تھا پور دستان
وہ کنوان آگ کا جلتا تھا تصور بھی جہان
جاتے ہی کود پڑے غیظ مین شاہ مردان
خوف شمشیر سے ناری سپرین ڈالے تھے
دیو وہ کیا تھے یہ جن آگ کے پرکالے تھے

مرتبہ سید افضل فارغ سیتاپوری

www.emarsiya.com

مرثیہ نمبر ۳ سید محمد افضل فارغ نیشاپوری

۱۸۱

وہ تہ ارض سے نعرونکی صدائین آنا
ہلکے ضربونمین زمینون کا وہ شق ہو جانا
تین دن لڑکے جنون کا وہ شکستین پانا
مان کر تیغ کے لوہے کو وہ ایمان لانا
چن کے مارا اونہین جو ظلم کے بانی نکلے
نکلے یون چاہ سے لیتے ہوئے پانی نکلے

۲۸۲

اس سے بھی قطع نظر ایک وہ خیبر کی دغا
مار لیتا کوئی مرحب کو بجز شیر خدا
پہاند کر جب گئے خندق کو امام دوسرا
زور بازے تہی قلعہ مین قیامت برپا
خوف چہاے دل میکال و سرافیل پہ تھے
ہاتہ مین در تہا قدم شہپر جبریل پہ تھے

۱۸۳

عمر کا زور بھی ہے سارے زمانہ پہ جلی
ڈہال کے بدلے شتر جسنے لیا تہا وہ بلی
یہ شجاعت تہی کہ پیدل گئے لڑنیکو علی
کم سے کم تین پہر قہر کی تلوار چلی
بے ظفر خسرو دین جنگ سے کب پلٹے تھے
ہاتھ مین سر تھا اوسی مار کے جب پلٹے تھے

۱۸۴

ہان اسی شیر کے فرزند کا فرزند ہون مین
سونچکر بڑہتا کہ جرار کا دلبند ہون مین
حق پہ لڑتا ہون تو کچہہ غم نہین خرسند ہون مین
ایک تو کیا ہے جو لاکہون ہون تو کب بند ہون مین
کٹ گئے فوج کے دل حق کی مدد سی ظالم
ڈہیر لاشون کے ہین اونچے تری قد سی ظالم

www.emarsiya.com

بند

یہ کہہ کر ہی دامن پہ آنسو کی جھڑی ۔۔۔ سنبھالے دوپٹے کو اور سر کی چادر
اسی وقت عباس آ کر جو بیٹھے ۔۔۔ تو بیبیوں نے بھی باندھ لی اپنی چادر
دیا ساتھ سب نے جو اس بات پر ۔۔۔ تو ہمراہ ہو لی وہ لشکر کے لشکر
ہوئے ساتھ عباس کے جب روانہ ۔۔۔ تو پیچھے چلیں بیبیاں تازیانہ

بند

بڑھے جب علمدار لشکر سے آگے ۔۔۔ تو پیچھے سے بیبیاں بھی چلیں بھاگے
دیا دیکھ کر یہ سماں شاہ نے ڈانٹ ۔۔۔ کہ ہٹ جاؤ پیچھے سے اے بیبیو آگے
یہ سن کر بہن بھائی سے کہنے لگی ۔۔۔ کہ ہم کو نہ روکو ہمیں ساتھ لے لو
ہمیں بھی تو ہے جنگ کا کچھ سلیقہ ۔۔۔ ہمیں بھی تو آتا ہے تلوار کا ہاتھ

بند

یہ سن کر کہا شاہ نے ہٹ جاؤ پیچھے ۔۔۔ کہ ہم کو نہ روکو ہمیں ساتھ لے لو
ہمیں بھی تو ہے جنگ کا کچھ سلیقہ ۔۔۔ ہمیں بھی تو آتا ہے تلوار کا ہاتھ
ہٹو پیچھے جاؤ نہ آگے بڑھو ۔۔۔ کہ ہم کو نہ روکو ہمیں ساتھ لے لو
ہمیں بھی تو ہے جنگ کا کچھ سلیقہ ۔۔۔ ہمیں بھی تو آتا ہے تلوار کا ہاتھ

بند

یہ سن کر کہا شاہ نے ہٹ جاؤ پیچھے ۔۔۔ کہ ہم کو نہ روکو ہمیں ساتھ لے لو
ہمیں بھی تو ہے جنگ کا کچھ سلیقہ ۔۔۔ ہمیں بھی تو آتا ہے تلوار کا ہاتھ
ہٹو پیچھے جاؤ نہ آگے بڑھو ۔۔۔ کہ ہم کو نہ روکو ہمیں ساتھ لے لو
ہمیں بھی تو ہے جنگ کا کچھ سلیقہ ۔۔۔ ہمیں بھی تو آتا ہے تلوار کا ہاتھ

مرثیہ نمبر ۳ سید محمد افضل فلاح سیالپوری

۱۸۹

یک بیک طبل بجا رن مین کہ بادل گرجا
امن کو حکم یہ آفت نے دیا باہر جا
پیک چلائے کہ او گرد بس اپنی کر جا
بڑھکے دینے لگے شاطر یہ دعائین ہر جا
لو تماشا ہو خالق کے ولی لڑتے ہین
معرکہ یہ ہے کہ مرحب سے علی لڑتے ہین

۱۹۰

اے قلم وقت ہی اب زور طبیعت دکھلا
حملۂ شیر غضبناک کی صورت دکھلا
دشت پر ہول پہ آتی ہوئی آفت دکھلا
رن الٹ جائیگا آثار قیامت دکھلا
جل کے ہر اہل حسد خاک مین مل جائے
وصف ضربت ہو کہ اقلیم سخن ہل جائے

۱۹۱

لو اوٹھا گرز گران اسپ ستمگر دوڑا
ڈہال اوٹھی یہان بہی عقاب علی اکبر دوڑا
ضرب پڑتے ہی ہر اک رخش جہپٹکر دوڑا
غلغلہ رن سے اوٹھا تا حد لشکر دوڑا
لاکہون ہاتہ اوٹہہ گئے غل پڑ گیا کیونکر روکا
واہ رے زور ترا کوہ کا لنگر روکا

۱۹۲

دور تک جا کے جو پہر زور مین پلٹے رہوار
گرز کو ہاتہ مین آگے تہا بڑہائے غدار
یعنی اس ہول سے گہوڑے پہ الٹ جائے سوار
ڈہال ضیغم نے پہونچتے ہی بڑہا دی ایکبار
فتح کیونکر ہو شکستین تو ہین دنبال اسکے
گرز خالی گیا سینہ پہ پڑی وار اوسکے

www.emarsiya.com

۱۹۳

صدر پر تہا جو نہ اس چوٹ کا صدمہ تہوڑا
ہل گیا جسم لعین رک گیا دبکر گہوڑا
آکے غصہ مین نہ شبدیز پلٹ کر موڑا
دونون ہاتہون مین لیا گرز عنانکو چہوڑا
سر سے اونچی سپر دست ہمایون پہونچی
یون پڑی ضرب صدا تا سر گردون پہنچی

۱۹۴

گرز پٹکا وہین دوڑا گیا گہوڑیکو لعین
دور تر جا کے جو پلٹا تو لیا نیزۂ کین
داب کر زیر بغل تاک کے وہ صدر حسین
باگ لی تہی کہ فرس آگیا ضیغم کے قرین
وار خالی دیا اسپ یل خود سر بہاگا
مارا کوڑا کہ وہ رخش اور تر پکڑ بہاگا

۱۹۵

غل مچا فوج مین کتنون نے اوچہالی دستار
ہونٹہہ غصہ مین جہانے لگا وہ ناہنجار
پہر پڑا غیظ مین آتے ہی کیا دوسرا وار
نوک سے تیر گئے ڈانڈ مین اس تیغ کی دہار
شق نہو جاتا تو کچہہ نیزیکی عزت رہتی
چہوڑ دیتا نہ تو ہٹی نہ سلامت رہتی

۱۹۶

چاہتا تہا کہ ادہر موڑ دی گہوڑیکی عنان
روک کر راہ پکارا شہدین کا دل و جان
جم کے اب لڑ کہ یہی گو ہے یہی ہے میدان
رستمی کیا ہوئی وہ منہ سے جو کرتا بیان
ہم یہ جرأت تو کہلے اویل غدار تری
لاکہہ دو لاکہہ پہ کہنچتی تہی نہ تلوار تری

رشیہ نمبر ۳ سید محمد افضل فارغ

www.emarsiya.com

سید محمد افضل خان

۶۰

۱۹۷

جھوم کر گرد سیہ مست نے تیغہ کھینچا
رخش بڑھنے جو لگا باگ کا پودہا کھینچا
تیغ صفدر نے بھی اوٹھنے مین نہ عرصہ کھینچا
کوند کر برق جہان سوز کا نقشہ کھینچا
غول بڑہ آئے تماشے کو بد افعالون کے
پرزے اوڑنے لگے بالائے ہوا ڈھالون کے

۱۹۸

دونون جانب کے وہ نعرے کہ دہلتی تھی جبال
ضربتین چلتی تھین گرتی ہوئی بجلی کی مثال
غیظ آفت کا اوسے انکو قیامت کا جلال
تیغ پر تیغ کبھی پڑتی تھی گہ ڈھال پہ ڈال
پھرتیان قہر کی تھین برق سے رہوارون کی
آگ تھی زین مین لگی آنچ سے تلوارون کی

۱۹۹

دوڑتا تھا کبھی وہ رخش پلٹتا تھا کبھی
متصل شیر کے جا پڑتا تھا ہٹتا تھا کبھی
جست کرنیکو یہ رہوار سمٹتا تھا کبھی
اوڑ کے مڑ جاتا تھا بڑہ بڑہ کے جھپٹتا تھا کبھی
شور برپا تھا کہ دیکھے کوئی رفتارونکو
کیسی چل پھر ہے کلین لگ گئین رہوارونکو

۲۰۰

گرد مین ڈوبے ہوئے دونو فرس دونو سوار
ضربتونکی کوئی گنتی تھی نہ حملونکا شمار
تیغ پر تیغ پہ تھی رہوار کے اوپر رہوار
کبھی اس حد پہ تھے دونون کبھی اس حد کے پار
خاک اوڑ کر گئی پا چرخ برین ٹاپون سے
رہوارون نے اولٹ لی تھی زمین ٹاپون سے

۲۰۱

دیر تک جب یہ رہی رن مین قیامت برپا
ہو گیا گرد سے آندہی کا اندہیرا پیدا
چہپ گئے راکب و مرکب یہ ہوا دن کالا
کہلبلی پڑ گئی فوجون مین بڑہ آئے اعدا
اوس ستمگر کی مدد کو کوئی اظلم دوڑے
کہینچکر تیغ اہدہر سے شہ عالم دوڑے

۲۰۲

ناگہان سب نے یہ دیکہا کہ اوٹہا گرد و غبار
ساتہہ ہی آئی وہ آواز کہ دہلے کہسار
پہٹ پڑا کوئی شجر دل مین سمجہے غدار
اور بڑہ بڑہکے جو اوس دیو کو ڈہونڈہا ایکبار
تہا جدا جسم سے وحشت سر ناپاک پہ تہی
لاش اونچی کئی گز دور تلک خاک پہ تہی

۲۰۳

چہا گئی دشت پہ اکبر کی صدائے تکبیر
گر پڑے خاک پہ سجدیکو جناب شبیر
رو کے کہنے لگے خالق سے کہ ای رب قدیر
بچگیا تیری عنایات سے یہ ماہ منیر
وہ سبک ہو نہ کبہی تو جسے عزت بخشی
کوہ دب جائے اگر کاہ کو قوت بخشے

۲۰۴

کس زبان سی تری رحمت کا کرون شکر ادا
عبد ناچیز کی رو کی نہین مشکل مین دعا
پیاس دو روز کی اور ضعف پہر اسپر یہ دغا
تو نے امداد کی اس بندہ نوازی کے فدا
یون تو ہر وقت ادہر چشم عنایات رہے
آج حیدر کے گہرانے کی بڑی بات رہی

www.emarsiya.com

ترتیب ۳ سید محمد افضل فارغ سیتاپوری

www.emarsiya.com

۲۰۵

یارالٰہا مجھے دی تو نے ہی الفت اسکی
ہو مشابہ ترے محبوب سے صورت اسکی
اب دعا یہ ہے کہ دیکھوں جو شہادت اسکی
مجھکو مجبور نہ کردے کہیں فرقت اسکی
بشریت سے اگر نالہ و فریاد کروں
یوں نہ تڑپوں کہ فراموش تری یاد کروں

۲۰۶

اوٹھکے سجدے سے پکارے یہ بہ آواز بلند
مرحبا اے مرے دور دور کے پیاسے فرزند
چشم بد دور کہوں کس سے جو کردے اسپند
حشر تک یاد رہیگی یہ دغا اے دلبند
شور لاکھوں میں یہ تھا حق کے ولی لڑتے ہیں
یکزبان سب تھے کہ مرحب سے علی لڑتے ہیں

۲۰۷

آکے اب سینے سے لپٹو کہ پدر ہے مشتاق
علی اکبر تری دم بھر کی جدائی بھی ہے شاق
دو دل ایکجا نہ رہیں ہے یہ زمانے کا سیاق
دیکھوں کیا کرتا ہے مجھسے ترا انجام فراق
کچھ ابھی سے ہیں عجب رنج و مصائب بیٹا
جان و دل کھینچتے ہیں دونو تری جانب بیٹا

۲۰۸

سینکے بیتاب پھرے اکبر خورشید لقا
گر پڑے باپ کے قدموں پہ بصد درد و بکا
جھک کے چھاتی سے لگانے لگے شاہ والا
عرض کی آپکی الفت پہ یہ خادم ہو فدا
میں ہوں کیا جنگ مری کیا وہ ثنا آپکی تھی
یعنی لڑنے میں سپر کیا تھی دعا آپکی تھی

۲۰۹

دشمن آل پیمبر ہے یہ قوم مغرور
مورد قہر ہے اللہ کی رحمت سے ہے دور
چھوڑتا آج نشان ان کا نہ مین تا مقدور
کیا کرون عرض مجھے پیاس نے مارا ہی حضور
ان شریرونکو ابھی جا کے سزا دیتا ہون
پانی مل جائے تو پھر سب کو بھگا دیتا ہون

۲۱۰

سن کے یہ جوش قلق سے جو بھر آیا دل شاہ
رو دئے غم سے کلیجہ کا ہوا حال تباہ
کھینچی سینہ سے عجب درد مین ڈوبی ہوئی آہ
بولے فرزند سی محجوب ہون اے غیرت ماہ
دیگئی داغ تری تشنہ دہانی اکبر
کیا پلاؤن مجھے ملتا نہین پانی اکبر

۲۱۱

اب روایات صحیحہ سے یہ ہوتا ہے بیان
مونہہ مین فرزند کے دی سبط پیغمبر نے زبان
چوستے ہی اوسے سر پیٹ کی بولا وہ جوان
ہای اس تشنہ دہانی کے پسر ہو قربان
پیاس افزون کہین یا شاہ زمان آپکی ہے
میرے مونہہ سے بھی سوا خشک زبان آپکی ہے

۲۱۲

اور بے تاب ہوئے سنکے تقریر پسر
مونہہ مین دی احمد مرسل کی انگوٹھی رو کر
تن مین جان آگئی ٹھنڈے ہوئے کچھ قلب و جگر
جھک کے قدمونپہ یہ کہنے لگا وہ رشک قمر
بجھ گئی پیاس وہ دکھ ہی نہ تعب ہے بابا
اب دعا کیجے شہادت کی طلب ہے بابا

مرتبہ نمبر ۳ سید محمد افضل فارغ

www.emarsiya.com

www.emarsiya.com

۲۱۳

۲۱۴

۲۱۵

۲۱۶

۲۱۷

کوفہ شام سے آتی تھی ادھر فوج پہ فوج
فرد پر فرد تھا یہان تیغ تلے زوج پہ زوج
دست و شمشیر سے پیدا تھا عجب اوج پہ اوج
صف پہ صف بچھتی تھی جسطرح گرے موج پہ موج
دل پہ دل کٹ گئی یون وار چلے وارون پر
ڈھیر پہ ڈھیر تھے انبار تھے انبارون پر

۲۱۸

غل ہوا مچ گئی لشکر مین دوہائی ہر سو
چادرین ڈر کے ہلانے لگے سب عہدہ جو
منہ مین تنکونکو دبانے لگے گر گر کے عدو
دور سے جوڑ کے ہاتھونکو پکارے بدخو
کیجئے رحم شہ کرب و بلا کا صدقہ
روکئے ہاتھ رسول دوسرا کا صدقہ

۲۱۹

گرچہ غصہ مین نہ جرار کو تھی تاب کلام
یون پکارے کہ اب ایک شرط سے رکتی ہے حسام
فسخ بیعت کرو مکار ہے وہ حاکم شام
پھر سزا دین کہ جزا دین تمہین مالک ہین امام
حق پہ رہتے ہین سدا رب علا کے تابع
تابع حکم ہین اونکا وہ خدا کے تابع

۲۲۰

رحم کو کہتے ہو تم کو نہ مگر رحم آیا
قابل رحم نہ شاید تھا نبی کا جایا
میہمانون نے پیا خون جگر غم کھایا
مرتے دم پیاس مین بچون نے نہ پانی پایا
بیگناہونکے سر دین مین جدائی کر دی
کیا محمد کے بھرے گھر کی صفائی کر دی

www.emarsiya.com

مرثیہ نمبر ۳ سید محمد افضل فاروقی

۲۲۱

کہکے یہ نرگسی آنکھون مین جو آنسو بھر لائے
پھیر کر چہرون کو جلادون نے بھی اشک بہائے
چھپ کے دو سمت سے ناگاہ ستمگر کئی آئے
کس زبان سی میں کہون وہ جو ستم ہو گیا ہائے
ایک شقی جلد بڑھا سامنے آکر نکلا
نیزہ سینہ پہ لگا پشت کی باہر نکلا

۲۲۲

کھینچی جلاد نے ہاتھون سی ہلا کر جو سنان
یا علیؑ کہکے جھکا جھوم کے سنبھلا وہ جوان
واہ ری جرأت ہمشکل رسولؐ دو جہان
جا چکا تھا کہ وہ تڑپا فرس برق عنان
آیا پاؤن کے تلے بیچ مین ظالم جو تھا
سن سے تلوار چلی پنجۂ قاتل دو تھا

۲۲۳

پھر سنبھل کر یہ ارادہ تھا کہ یارین تلوار
جا چھپا بڑھکے تہ چتر عمر وہ غدار
تہلکہ پڑ گیا اوس غول مین بھاگا سردار
شیر سے غیظ مین جا پہنچے اوڑا کر رہوار
بچکے جا سکتے تھے کاوے کے گہری گھوڑے سے
کاٹ کر چتر زری آپ گری گھوڑے سے

۲۲۴

زین سے گرتا تھا کہ بس ٹوٹ پڑی ساری سپاہ
سیکڑون حربے تھے پر زرہ ہوا وہ غیرت ماہ
بڑھکے چلائے کئی آل نبیؐ کے بدخواہ
لو حسینؑ آؤ کہ اوس شیر نے لی خلد کی راہ
خون مین ڈوبا ہے عجب یوسف ثانی شبیرؑ
خاک مین مل گئی اکبر کی جوانی شبیر

۱ کھینچی جلاد نے ہاتھون سے ہلا کر جو سنان ۳ بڑھکے لشکر سے یہ چلائے کئی بد ایمان
۲ لو حسین آؤ گیا خلد کو وہ شیر ژیان
گر پڑا خاک پہ گھوڑے سے تڑپ کر

۲۲۵

سنتے ہی کانپ کے گرنے لگے صدمے سے جناب
یا علی منہ سے کہا تھام لی خیمہ کی طناب
پیٹ کر آ گئے در پر حرم سینہ کباب
شاہ چلائے عجب درد سے ہو کر بیتاب
کیا قیامت ہے کہ پردے سے کھلے سر نکلو
زوج اکبر کی قسم تم کو نہ باہر نکلو

۲۲۶

دوڑ کر زینب پکارے مرے ناشاد پسر
ای گل اندام پسر غیرت شمشاد پسر
میرے مظلوم پسر کشتۂ بیداد پسر
روح بیتاب ہے سن لے مری فریاد پسر
چاہنے والے سے منہ یاس میں موڑا بیٹا
باپ کو عالم تنہائی میں چھوڑا بیٹا

۲۲۷

ہای تم باتیں ابھی کرتے تھے صدقہ ہو پدر
پیار کرتا تھا ابھی میں تمہیں ہے ہے دلبر
پیاس کا ذکر ابھی تھا نہیں گذرا دم بھر
منہ میں دی تھی ابھی احمد کی انگوٹھی رو کر
ابھی ایکدم میں یہ کیا کر گئی قسمت مجھ سے
ابھی ملتے تھے ابھی ہوتے تھے رخصت ہم سے

۲۲۸

میرے پیارے مرے جانی مری دلبر اکبر
میرے مہرو مرے ہمشکل پیمبر اکبر
میرے مونس مرے ناصر مرے یاور اکبر
لو جگر پھٹ گیا آواز دو اکبر اکبر
آگے دیکھو تو ادھر پیٹ رہا ہوں بیٹا
تھام لو ہاتھ میں سر پیٹ رہا ہوں بیٹا

www.emarsiya.com

www.emarsiya.com

مرثیہ نمبر ۳ سید محمد افضل فارغ سیتاپوری

۲۲۹

کسطرف ہو ہمین آئین جو تم آسکتے نہین
کیسی حالت ہے پدر کو جو بلا سکتے نہین
کچھ دکھائی نہین دیتا کہین جا سکتے نہین
دن یہ کالا ہے کہ ہم راہ بھی پا سکتے نہین
جلدیان کر گئے فردوس مین جانیکے لئے
باپکو چھوڑ گئے ٹھوکرین کھانیکے لئے

۲۳۰

اب نہ ہاتھون مین نہ پاؤن مین ہے طاقت باقی
خون باقی ہی کلیجہ مین نہ قوت باقی
ہوش باقی ہین نہ آنکھون مین بصارت باقی
سب کو جانیدو نہین ضبط کی قدرت باقی
کیا کرون صدمہ جانکاہ نے دل توڑا ہے
تم جو بچھڑے ہو تو ان سب نے مجھے چھوڑا ہے

۲۳۱

حیف اے نیر اجلال تری قدر نہ کی
دیدی رخصت تجھے ای لال تمہی قدر نہ کی
یہ جوانی یہ سن و سال تری قدر نہ کی
ہائے اے صاحب اقبال تری قدر نہ کی
سب بجا ہے جو قلق آج اوٹھایا ہمنے
تجھسے فرزند کو ہاتھون سے گنوایا ہمنے

۲۳۲

یہ بیان کرتے تھے اور دوڑتے پھرتے تھے امام
پر نہ ملتا تھا کہین وہ پسر نیک انجام
کیا کہون پیٹنے والو یہ ہے رقت کا مقام
شہ کی بیتابی پہ ہنستا تھا ہر ایک ساکن شام
امتحانونکی گھڑی حق کے ولی سے پوچھو
اوس مصیبت کو حسین ابن علی سے پوچھو

www.emarsiya.com

۲۳۳

گہہ دعا کرتے تھے یا ربّ علا اور کنی
صعف طاری ہے معین الضعفا اور کنی
مضطرب ہے یہ غریب الغربا اور کنی
ناگہان آئی صدا یا ابتا اور کنی
آیئے دیکھئے خادم کی زبون حالی کو
گھوڑے آتے ہین مری لاش کی پامالی کو

۲۳۴

پیٹے سر اوسی آواز پہ دوڑے سرور
کہائی ٹہوکر کسی جاگہہ کہین اوٹہے کر گر
کیا مصیبت تھی کہ آنکھون سے نہ آتا تہا نظر
یون صدا دی کہ اس آواز کے صدقے ہو پسر
کون لیجائے نہین ہے کوئی آپ آتا ہے
پہر پکارو کہ تڑپتا ہوا باپ آتا ہے

۲۳۵

سامنے آگیا ناگہہ علی اکبر کا عقاب
چور زخمون سے روان دیدہ تر خون ناب
زین ڈہلکا ہوا کاٹی ہوئی تیغون سے رکاب
باگ بھی قطع تھی پرزے تھا طلائی اسباب
صاف ظاہر تہا کہ مارا گیا مختار اسکا
شاہزادہ کوئی ذیقدر تھا اسوار اسکا

۲۳۶

ڈال کر سر قدم شہ پہ جو رویا رہوار
لپٹے اوس رخش کی گردن سے امام ابرار
رو کے چلائے کہ گھوڑے تری غربت کے نثار
کیون ہے کوتل کدہر اوترا ہے وہ تیرا اسوار
کون سے ظلم مرے صاحب اقبال پہ ہین
کس لہو کے ہین یہ لختے جو تری یال پہ ہین

رقیہ نمبر ۳ سید محمد افضل فارغ

www.emarsiya.com

۲۳۷

گھوڑے بتلا مرے دلبر کو کہان چھوڑ آیا
دھوپ مین اُس انور کو کہان چھوڑ آیا
جا کے اِس بن مین گل تر کو کہان چھوڑ آیا
میرے پیارے علی اکبر کو کہان چھوڑ آیا
بے اجل مرتا ہون دم بھر کو جلا دے گھوڑے
چل کے مجھ باپ کو بیٹے سے ملا دے گھوڑے

۲۳۸

یہ بیان سنکے وہ گھوڑا ہوا ایک سمت روان
پیٹتے سینہ و سر ساتھ چلے شاہ زمان
اوس جگہ لیگیا جا نہ کوئی باپ جہان
سر پٹکتا تھا تڑپتا تھا لہو مین وہ جوان
سانس جب زخم سے سینے مین ذرا جاتی تھی
ہائے بابا کی کلیجہ سے صدا آتی تھی

۲۳۹

پیٹ کر شاہ پکارے کہ ہوا مین برباد
کیا دکھایا ہے یہ قسمت نے الٰہی فریاد
اب مین گرتا ہون سنبھلتا نہین قلب ناشاد
تھام لے تو مجھے اسوقت مین یا رب عباد
ناز پروردہ نہ جسکو کبھی بھیجا باہر
ہے غضب پشت سے نکلا ہے کلیجہ باہر

۲۳۰

پھر یہ چلائے لپٹ کر مرے پیارے اکبر
لو نہ اب تڑپو مری آنکھون کے تارے اکبر
بس اگر ہو تو پدر جان کو وارے اکبر
بول دو کچھ مری پیری کے سہارے اکبر
ڈھونڈھتے تھے جسے وہ خستہ جگر حاضر ہے
تم پکارے تھے پدر کو یہ پدر حاضر ہے

۲۴۱

سن کے آواز پدر ہوش مین آئے اکبر
اوٹھ نہ سکتے تھے مگر کھولدیے دیدۂ تر
جوڑے وہ خون مین بھرے ہاتھ کہا رو رو کر
دیکھئے چور ہے زخمون سے بدن سرتاسر
دم نکلتا ہے نہین ضبط کا یارا بابا
کیا کہون درد جگر نے مجھے مارا بابا

۲۴۲

دیر سے آئے ہین اس بن مین رسول سرا
پیار کرتے ہین سنبھالے ہوئے مجھکو دادا
خود بلائین مری لیتی ہین جناب زہرا
مجتبے ابھی مجھے روتے ہین مین ان سب پہ فدا
آپکے لطف سے خادم نے شرف پائے ہین
پیشوائی کو مری میرے بزرگ آئے ہین

۲۴۳

کہکے یہ خون بھری آنکھون سے کچھ اشک بہائے
پاؤن کھینچے کبھی سینہ پہ کبھی ہاتھ کو لائے
زخمی پیشانی پہ قطرے بھی عرق کے کئی آئے
ڈال کر گردن شبیر مین باہین تھرائے
شاہ کہتے رہے ہان ہان مرے پیارے اکبر
مسکراتے ہوئے دنیا سے سدھارے اکبر

۲۴۴

اوٹھکے ہاتھون سے لگے پیٹنے سر خسرو دین
گر کے تڑپے تو لرزنے لگی مقتل کی زمین
تھے وہ نوحے کہ مجھے تاب رقم جنکی نہین
مختصر یہ ہے کہ دشمن تھے پہ روتے تھے لعین
تھا یہ رہ رہ کے زبان خلف زہرا پر
ای پسر بعد ترے خاک ہے اس دنیا پر

www.emarsiya.com

ترتیب ۳ سید محمد افضل فارغ

www.emarsiya.com

۲۴۵

یہان تو یہ حادثہ گذرا ہے سنو حال خیام
یون حرم پیٹ رہے ہین کہ بپا ہے کہرام
بال کہولے ہوئے شہزادیان بسمل ہین تمام
ناگہان غل یہ ہوا لاتے ہین لاشہ کو امام
نوجوان بیٹے کو آسان نہین کچہہ رونا ہے
تہا مو زینب کو خدا جانیے کیا ہونا ہے

۲۴۶

لاش لائے شہ ابرار جو ڈیوڑہی کے ادہر
پیٹ کے سینہ و سر ڈالدی اوجلی چادر
بی بیان درسی نکل آئین پچہاڑین کہا کر
متصل آکے تڑپنے لگے ہر خستہ جگر
وہ قیامت تہی کہ حالت کہون کیا ماتم کی
چوٹ دیتی تہی کلیجون پہ صدا ماتم کی

۲۴۷

مومنو مر گئے دو لال نہ زینب نکلی
دونو تہے صاحب اقبال نہ زینب نکلی
لاش قاسم ہوئی پامال نہ زینب نکلی
سنکے عباس کا وہ حال نہ زینب نکلی
دہیان بالون کا نہین فکر سر و دوش نہین
اب نکلتی ہی کہ پردے کا بہی کچہہ ہوش نہین

دو طرف لپٹی ہوئی بانو و ام کلثوم
سر جو دے مارا ہے ٹکڑے ہے جبین رخ مغموم
نیل ہوتے ہین طماچون کے بہی منہ پر معلوم
پڑتے ہین سر پہ دوہتڑ کہ پناہ ای قیوم
ہین وہ ہین کہ جو پتہر کو بہی پگہلاتے ہین
بال نچتے ہوئے رستے مین چلے آتے ہین

www.emarsiya.com

۲۴۹

جہک کے لاشہ پہ یہ چلائی کہ لوگو ہٹ جاؤ
مجہکو پیٹو مری فرزند پہ آنسو نہ بہاؤ
علی اکبر علی اکبر مجہے سینہ تو دکہاؤ
یہہ لہو کیسا ہے مجہہ پالنے والی کو بتاؤ
چاند سے رخ کے قرین بیاہ کا سہرا دیکہون
کیسی چادر ہے یہ کہو لو تو مین چہرہ دیکہون

۲۵۰

کہولی چادر تو کیے ٹہنو نے ابرو دیکہے
دونو پتہرائے ہوئے دیدۂ دلجو دیکہے
گل سے کمہلائے ہوئے عارض خوشبو دیکہے
خاک مقتل مین سنوارے ہوئے گیسو دیکہے
سب لہو مین شفقی چاند سا چہرہ دیکہا
گر کے چلائی کہ ہے ہی یہ ستم کیا دیکہا

۲۵۱

مرنے والے تری ہنستی ہوئی صورت کے نثار
خون مین پتہرائی ہوئی آنکہون کی ہیئت کے نثار
شان کے صدقے یہ مادر تری شوکت کے نثار
چین سے خاک پہ نیند آگئی غربت کے نثار
ساتہہ لیتے چلو یون منہ کو نہ موڑو پیارے
علی اکبر مجہے دنیا مین نہ چہوڑو پیارے

۲۵۲

یہ بیان کرتی تہی زینب کہ غش آیا ایکبار
لاش اوٹہا لیگئے مقتل مین امام ابرار
اب قلم روک لے فارغ کہ نہین دل کو قرار
یا الٰہی بحق حرمت آل اطہار
سخت امراض ہین دردون کی دوا دے مجہکو
بس تو ہی شافی مطلق ہے شفا دے مجہکو

www.emarsiya.com

۲۵۳

مومنو دیکھ لو افضال مجیب الدعوات
تین ہفتے تین تو پہلے ہوا اخراج حصات
بعد ایک ماہ کے حاصل ہوئی ہر غم سے نجات
پھر دوبارہ مجھے بخشی مری خالق نے حیات
سخت امراض تھے دردوں کی دوا دی مجھکو
آل اطہار کے صدقے میں شفا دی مجھکو

تمام شد

سلام

۱
عروج پر ہے سخن منزلت نشان ہوں میں
فلک ہے جسکی زمیں ہے وہ آسمان ہوں میں

۲
یہ نظم کہتی ہے دلچسپ بوستان ہوں میں
چلو کہ لائق گلگشت دوستان ہوں میں

۳
بہار نظم میں ہے رنگ گلشن فردوس
چمن طراز خیابان بے خزان ہوں میں

۴
مری سخن کا یہ ایما ہے رونے والوں سے
سنو سمجھ کے عجب غم کی داستان ہوں میں

۵
وہ عطر ہوں کہ کسی نازک دماغ سے پوچھو
سبک ہوں کس طرح اور بہت گران ہوں میں

۶
یہ عرش حق ہے کہ منبر خدا کی قدرت ہے
نہ ہے عروج کہاں تھا ابھی کہاں ہوں میں

۷
کہاں کہاں نہیں اعجاز فکر سے جاتا
نہ زمیں کبھی بالا آسمان ہوں میں

۸
پے عروج ارادہ ہے خاکساری کا
یہ فکر ہے کہ زمیں تا بہ آسمان ہوں میں